رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

تار کا پتہ
الفضل
قادیان

THE ALFAZL
QADIAN

اخبار
الفضل
ہفتہ میں دوبار
قادیان
فی پرچہ ۱؎

ایڈیٹر
غلام نبی

قیمت
پیشگی سالانہ
ششماہی
سہ ماہی

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے دسمبر ۱۹۱۳ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا۔

نمبر ۵۱	مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۲۷ء	یوم جمعہ	مطابق ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۴۶ھ	جلد ۱۵

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ گو ابھی کمزوری ہے۔ تاہم حضور نمازوں کے لئے مسجد میں تشریف لاتے ہیں۔

۱۹ دسمبر معمولی سی بارش ہوئی۔

کئی مقامات سے جلسہ سالانہ کی تقریب پر احباب تشریف لے آئے ہیں۔

جلسہ گاہ اس سال بھی بورڈنگ ہائی سکول کے سامنے کھلے میدان میں اسی جگہ بنائی گئی ہے۔ جہاں گذشتہ سالوں میں تھی۔

الفضل کا آئندہ پرچہ بوجہ مصروفیت جلسہ ۳ جنوری کا شائع ہوگا۔

سالانہ جلسہ کی تقریریں

انشاء اللہ سالانہ جلسہ کا افتتاح ۲۶ دسمبر ۹ بجے کے قریب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی تقریر سے فرمائیں گے۔

۲۷ اور ۲۸ دسمبر حسب معمول حضور کی مفصل تقریریں ہونگی۔ احباب کو چاہیئے ۲۵ کو قادیان پہونچ جائیں۔ تاکہ تینوں دن حضور کی تقریریں سن سکیں۔

حضور کے علاوہ میر محمد اسحٰق صاحب۔ حافظ روشن علی صاحب۔ شیخ محمد یوسف صاحب۔ مفتی محمد صادق صاحب۔ حکیم خلیل احمد صاحب۔ مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب۔ چوہدری فتح محمد صاحب۔ ماسٹر عبدالرحیم صاحب نیر۔ شیخ یعقوب علی صاحب۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ شیخ عبدالرحمن صاحب مصری کی بھی تقریریں ہوں گی۔

مستریوں کا مقدمہ

بعض منافقین کی فتنہ انگیزیوں کے سلسلہ میں مستری عبدالکریم وغیرہ نے جو استغاثہ عدالت میں دائر کیا ہوا ہے۔ اس کے متعلق ہم کچھ حالات اخبار الفضل کے ذریعہ احباب تک پہونچا چکے ہیں۔ اور ابھی اس کے متعلق ہمیں بہت کچھ لکھنا باقی ہے لیکن چونکہ ناظر صاحب امور عامہ قادیان نے ہمیں مشورہ دیا ہے۔ کہ مزید حالات فی الحال نہ لکھے جائیں۔ کیونکہ مقدمہ دائر ہو چکا ہے اسلئے ہم مزید حالات کی اشاعت اسوقت ملتوی کرتے ہیں۔ لیکن احباب کی اطلاع کیلئے اس پرچہ میں ہم اتنا لکھ دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ صاحب اسسٹنٹ کمشنر بہادر بٹالہ نے جنکی عدالت میں استغاثہ دائر ہے۔ پہلے ۲۶ نومبر کو اور پھر ۷ دسمبر کو یہ حکم دیا تھا کہ تھانہ سے وہ رپورٹ طلب کی جائے جو پولیس نے اپنی تفتیش کے بعد کی ہے۔ لیکن ۷ دسمبر کو معلوم ہوا ہے کہ تھانہ پولیس اپنی تفتیش کے تمام کاغذات صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس گورداسپور کے دفتر میں بھیج چکی ہے۔ لہذا اب عدالت نے گورداسپور سے ان کاغذات کے طلب کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور اس کے لئے ۲۲ دسمبر تاریخ پیشی مقرر کی ہے۔ اس تاریخ پر جو کارروائی ہو گی اس کی اطلاع بعد میں دی جائے گی۔ لیکن اس جگہ اس امر کی وضاحت ضروری ہے۔ کہ ڈاکٹر عبداللہ صاحب جن کے متعلق ہم نے اخبار الفضل کے اس مضمون میں ذکر کیا تھا۔ جو موجودہ فتنہ کے متعلق شائع کیا گیا ہے۔ یہ وہی ڈاکٹر عبداللہ صاحب ہیں جو قادیان کے ”نور ہسپتال“ میں ملازم تھے۔ اور جب سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی طرف سے ان کے اخراج از جماعت کا اعلان ہو چکا ہے۔ تب سے وہ احمدیہ بلڈنگ لاہور میں چلے گئے ہیں۔ لیکن معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض احباب کو ابھی تک ان کے خارج از جماعت ہونے کی صحیح اطلاع نہیں ہوئی ہے۔ اس لئے ہم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کا وہ تحریری اعلان جو ڈاکٹر صاحب موصوف کے متعلق آج سے قریباً آٹھ ماہ پہلے قادیان میں بورڈ پر لکھا گیا تھا۔ ذیل میں درج کرتے ہیں

”ناظر صاحب امور عامہ۔ السلام علیکم۔ اس امر کا اعلان کر دیں۔ کہ تین سال کا عرصہ ہوا۔ کہ ڈاکٹر عبداللہ صاحب کے لڑکے نے ایک عورت کو مارا۔ شہادت سے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہونچا۔ لیکن اس لڑکے کیلئے جو سزا تجویز کی گئی۔ اس سے بچانے میں ڈاکٹر عبداللہ صاحب نے پوری مدد کی۔ حتےٰ کہ جب اپیل میرے پاس آئی۔ تو اس لڑکے نے میرے سامنے آنے سے انکار کر دیا۔ اور ڈاکٹر صاحب کو توجہ بھی دلائی گئی۔ لیکن انہوں نے بھی اس عذر کو پیش کیا۔ کہ لڑکا میرے بس کا نہیں ہے۔ حالانکہ واقعات سے ظاہر ہے۔ کہ یہ صرف بہانہ تھا۔ اس کے بعد جب ان سے کہا گیا۔ کہ اگر لڑکا اس طرح خلیفہ اور سلسلہ کی ہتک کرتا ہے۔ تو آپ اس سے قطع تعلق کریں۔ اور اُسے خرچ نہ دیں۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ اس کی ماں اُسے خرچ دیتی ہے۔ جب کہا گیا۔ کہ اس صورت میں اس کی ماں سے قطع تعلق کریں۔ تو مختلف بہانے بنا کر ایک سال کا عرصہ قریباً گذار دیا۔ اور آخر میں رمضان گذرنے پر قطع تعلق کرنے کا اقرار کیا۔ مگر رمضان گذرنے پر بالکل انکار کر دیا۔ اول تو خلیفہ اور سلسلہ کی ہتک کا جرم پھر ایک احمدی عورت کی بے عزتی کا جرم پھر صریح اور متواتر جھوٹ جس کا ارتکاب انہوں نے کیا ہے۔ یہ مجھے مجبور کرتے ہیں۔ کہ ان کو جماعت سے علیحدہ کروں۔ ایسا منافق شخص جو ایک طرف بیعت کرتا ہے اور دوسری طرف صریح احکام کی نافرمانی۔ گستاخی اور سرکشوں کی امداد کرتا ہے۔ وہ ایک منٹ بھی جماعت میں رہنے کے قابل نہیں ہے۔ اس لئے میں ڈاکٹر عبداللہ صاحب کو جماعت سے خارج کرتا ہوں“

خاکسار مرزا محمود احمد۔

اس اعلان سے تمام احباب کو معلوم ہو سکے گا۔ کہ ڈاکٹر عبداللہ صاحب کا کوئی تعلق جماعت احمدیہ قادیان سے نہیں ہے بلکہ وہ لاہوری پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور وہیں سے مستری عبدالکریم وغیرہ کی مدد کے لئے بٹالہ آیا کرتے ہیں۔ تاکہ مہرالدین آتشباز اور بعض دوسرے دشمنان سلسلہ کے ساتھ یکجان ہو کر مقدمہ کے متعلق ان معاندانہ خدمات کو انجام دیں۔ جن کی موقع بموقع ضرورت پیش آتی ہے۔

بعض جگہ جو یہ افواہ پہونچی ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی اس مقدمہ میں حاضری ہو رہی ہے یہ غلط ہے۔ بلکہ اس وقت تک عدالت نے ان لوگوں میں سے جن پر مقدمہ دائر کیا گیا ہے۔ کسی کو بھی طلب نہیں کیا۔ صرف مستغیثان کے یکطرفہ بیان لئے ہیں۔ جن کے متعلق سنا گیا ہے کہ یہ لوگ از راہ شرارت شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں٭۔

٭ اسوقت جبکہ یہ پروف آیا ہے اخبار زمیندار ۲۱ دسمبر ۱۹۲۷ء پہنچا ہے جس میں یہ مفروضہ بیانات مستغیثان کے مفید مطلب حذف وغیرہ کے ساتھ شائع کئے گئے ہیں۔

ضروری اعلان

(۱) سالانہ جلسہ کے موقعہ پر دفتر بہشتی مقبرہ کھلا رہیگا

(۲) تمام موصی احباب جو اپنا حساب دیکھنا چاہتے ہوں دیکھ سکتے ہیں۔

(۳) نیز وہ احباب جو وصیتوں کے متعلق کسی قسم کی معلومات حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ حاصل کر سکتے ہیں۔

(۴) وہ احباب جو شوراحمدیہ سے اپنے حصص اپنی وصیت کو پورا کرنے کی غرض سے منتقل کرانا چاہیں۔ وہ منتقل کرا سکتے ہیں۔

محمد سرور۔ سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی۔ قادیان دارالامان۔

اعلیحضرت شہریار افغانستان اور جماعت احمدیہ

ہمیں یہ معلوم کر کے بے انتہا مسرت ہوئی۔ کہ جماعت احمدیہ قادیان کے امام صاحب نے اعلیحضرت شہریار غازی افغانستان کے ورود ہند پر اعلیحضرت کی خدمت میں خیر مقدم کا محبت آمیز پیغام بھیجکر اپنی فراخدلی کا ثبوت دیا ہے۔ اور قادیان کے جرائد نے اس پیغام کو نہایت نمایاں طور سے شائع کیا ہے۔

آج سے کچھ مدت پیشتر دو تین احمدیوں کے رجم پر جماعت احمدیہ اعلیٰ حضرت شہریار افغانستان کی حکومت کی سخت مخالف ہو گئی تھی۔ اور ان دنوں میں امام جماعت اور جرائد قادیان نے نہایت تلخ لہجے میں حکومت افغانستان کے خلاف احتجاج کیا تھا لیکن یہ نہایت قابل تعریف بات ہے۔ کہ امام جماعت احمدیہ نے اس ہنگامی وجہ اختلاف کو فراموش کر کے مہمان محترم کا خیر مقدم کیا۔ اس طرز عمل کا اثر ایک طرف عام مسلمانان ہند پر بہت اچھا ہو گا۔ اور دوسری طرف افغانستان میں رہنے والے احمدیوں کے تعلقات اپنے بادشاہ اور اس کی حکومت کے ساتھ زیادہ خوشگوار ہو جائینگے۔

یہ غالباً تاریخ احمدیت میں پہلا موقعہ ہے۔ کہ احمدیوں نے بیرون ہند کی ایک اسلامی سلطنت کے فرمانروا کے متعلق عام مسلمانوں کے جذبات کی ہم آہنگی اختیار کی ہے۔ ہم احمدیوں کو یقین دلاتے ہیں کہ عامۃ المسلمین ان کے اس فعل کو بہت پسندیدہ سمجھتے ہیں۔ اور توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ آئندہ بھی ایسے مواقع پر عام مسلمانوں کی ہمنوائی اختیار کیا کریں گے۔ (انقلاب ۲۰ دسمبر)۔

جان پدر

اس نام سے شیخ محمود احمد صاحب مصری نے اپنے والد جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کے ان خطوط کا مجموعہ شائع کیا ہے۔ جو انہیں قیام مصر کے زمانہ میں لکھے گئے۔ یہ خطوط اگرچہ ایک باپ نے اپنے بیٹے کو مخاطب کر کے لکھے ہیں۔ لیکن ہمارے نزدیک ان میں ہر دیندار باپ اور بیٹے کے لئے بہت سی مفید باتیں موجود ہیں۔ خدمت دین کی اہمیت مشکلات کا مقابلہ۔ توکل علے اللہ اور مرکز سلسلہ سے تعلق غرضیکہ بہت سے اہم امور پر نہایت دلکش طریق سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ احباب کو اس کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیئے۔ قیمت ۶/ - دفتر الحکم قادیان سے حاصل کی جائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۳۔ دسمبر ۱۹۲۶ء

سالانہ جلسہ کے متعلق آخری گذارش

خدا تعالےٰ کے فضل و کرم اور اس کی عنایات کے طفیل وہ مبارک موقعہ جو جماعت احمدیہ کے لئے روحانی اور جسمانی برکات و فیوض کے حصول کا موقعہ ہوتا ہے۔ بالکل قریب آگیا ہے۔ یعنی سالانہ جلسہ کے انعقاد میں صرف چند دن باقی ہیں۔ ہر ایک شخص جسے حضرت مسیح موعودؑ کی مقدس تحریرات دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ اس امر سے بخوبی آگاہ ہے۔ کہ حضور علیہ السلام قادیان کی سرزمین کو کس قدر محترم و مکرم قرار دیتے ہوئے یہاں بار بار آنے کو ازدیادِ ایمان کا ذریعہ بتاتے ہیں ؛

جلسہ سالانہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے منشائے مبارک کے پورا کرنے کا ایک نہایت موزوں موقعہ ہے۔ جو لوگ دوران سال میں کسی وجہ سے ورود قادیان کی سعادت سے محروم رہتے ہیں۔ ان کے لئے بھی جلسہ سالانہ میں ایک خاص کشش اور جاذبیت ہوتی ہے ؛

اس مبارک اجتماع کے موقعہ پر علم و عرفان اور روحانی حقائق و معارف کی وہ موسلا دھار بارش جو خدا تعالیٰ کے خاص الخاص افضال کی وجہ سے حضرت مسیح موعودؑ کے خلیفۂ برحق حضرت امیر المومنین کی بصیرت افروز تقریروں کے ذریعہ ہم پر برسائی جاتی ہے۔ اور جس کا ایک ایک چھینٹا مردہ دلوں میں زندگی کی روح پیدا کر دینے کے لئے کافی ہوتا ہے۔ ایسی خوشگوار اور کیف آور ہوتی ہے۔ کہ ہر دیندار کو اس میں شرابور ہونے کی دلی آرزو رکھنی چاہیئے۔ کیونکہ اس سے محروم رہنا شامتِ اعمال کی وجہ سے ہی ہو سکتا ہے ؛

اس روحانی فائدہ کے علاوہ کئی ایک تمدنی۔ معاشرتی اور اقتصادی فوائد بھی ہیں۔ جن کا اندازہ ہر شخص اپنے مقام پر بخوبی کر سکتا ہے۔ رشتہ ناطہ کے مشکل مراحل طے ہونے کی کئی ایک صورتیں پیدا ہو سکتی ہیں۔ پھر وہ عزیز و اقارب اور دوست احباب جن سے ملنے کی آرزو آپ کے دامنگیر ہے۔ مگر بوجہ مشکلات آپ ان کو نہیں مل سکتے۔ جلسہ کے موقعہ پر آپ ان سے ملاقات کر کے اپنی پاک خواہش کو پورا کر سکتے ہیں۔ اور اس طرح جلسہ پر آنا ایک پنتھ دو کاج کا مصداق ہو سکتا ہے۔ مگر اس کے متعلق ایک عرض یہ بھی ہے۔ کہ آپ کے بعض خویش و اقارب ایسے بھی ہوں گے جو جلسہ پر تشریف نہیں لاتے۔ اور دنیاوی حالات کے پیش نظر ان سے ملاقات ضروری ہوتی ہے۔ اور بعض دوست انہی اغراض کی وجہ سے بجائے جلسہ پر آنے کے ان کے ہاں چلے جاتے ہیں اور اس طرح وہ جلسہ کے برکات سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اس لئے ایسے دوستوں کے لئے لازمی ہے۔ کہ وہ اپنے متعلقین کو خواہ وہ کسی خیال کے پابند ہوں۔ لکھیں۔ کہ وہ ان کی خاطر تکلیف فرما کر قادیان تشریف لے آئیں۔ تا وہ یہاں باہمی ملاقات اور میل ملاپ کے علاوہ ایسے ذرائع معلوم کر سکیں۔ جو ان کو خدا سے ملا کر اس قابل بنا دیں۔ کہ وہ زندگی کی اصل غرض و غایت کو پورا کر سکیں ؛

چونکہ جلسہ میں اس قدر تھوڑے ایام باقی ہیں۔ کہ ہم غالباً دوستوں سے کچھ اور عرض کرنے کا موقعہ نہ پا سکیں۔ اس لئے مکرر ملتمس ہیں۔ کہ وہ اس مبارک موقعہ سے مستفید ہونے کے لئے ہر ممکن سعی عمل میں لائیں۔ اور حتی الامکان اس میں شمولیت اختیار کرنے کی کوشش کریں۔ اور صرف یہی نہیں۔ کہ خود اس روحانی دعوت سے سیر ہوں۔ بلکہ ان لوگوں کو بھی جن سے انہیں محبت و الفت ہو۔ جن کے لئے وہ دلوں میں ہمدردی کے جذبات پاتے ہوں جن کو خویش سمجھتے ہوں۔ اس میں شامل کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ جب آپ اپنے متعلقین کو دنیاوی تحائف دیتے ہیں۔ جب آپ پسند کرتے ہیں۔ کہ ان کو اچھے اچھے کھانے کھلائیں۔ اور جب آپ بوجہ ہمدردی ان کو کسی قسم کی تشویش و تکلیف میں مبتلا نہیں دیکھنا چاہتے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ آپ ان کے روحانی ارتقاء کے لئے کوشش نہ کریں۔ اور ان کی عاقبت کے لئے ان کی مدد نہ کریں۔ یہ مانا۔ کہ کئی لوگ کہنے سننے پر قادیان آنے کے لئے آمادہ نہیں ہوتے۔ مگر کیا مریض دوائی کو پسند کرتا ہے؟ اگر دنیا میں ایسے مریض پائے جاتے ہیں۔ جنہیں دوائی پلانے کے لئے کچھ جبر کرنا پڑتا ہے۔ تو آپ کے لئے بھی واجب ہے۔ کہ آپ اپنے متعلقین کی روحانی شفا کے لئے ان کو مجبور کر کے قادیان لائیں۔ جب وہ آپ کے ساتھ شادی بیاہ۔ موت فوت۔ اور دیگر دنیاوی امور کی سرانجام دہی کے لئے لمبے لمبے سفر کی صعوبتیں اٹھاتے ہیں۔ اور آپ کے ساتھ جاتے ہیں۔ خواہ ان کے کاروبار پر کتنا برا اثر پڑے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ اگر آپ ان کو مذہب کی اہمیت سمجھائیں۔ جلسہ میں شامل ہونے کے فوائد ان کے ذہن نشین کریں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ اور علماء سلسلہ کی بصیرت افروز تقریروں کی خوبیاں ان کے گوش گذار کر کے برادرانہ طور پر مجبور کریں کہ وہ آپ کا ساتھ دیں۔ تو وہ آپکی بات نہ مانیں پس کوشش کریں کہ کوئی دنیاوی روک آپکو اور آپکے متعلقین کو جلسہ میں شامل ہونے کی سعادت سے محروم نہ رکھ سکے ؛

شاہِ کابل کی ملاؤں سے بیزاری

ہز میجسٹی شاہ کابل نے سرزمین ہند میں پہلی دفعہ رونق افروز ہونے پر جو پہلی تقریر کراچی میں فرمائی۔ اس میں جہاں رعایا پروری اور اپنی ذاتی حیثیت کے متعلق نہایت زریں خیالات کا اظہار کیا۔ وہاں اس طبقہ اور گروہ کا خاص طور پر ذکر کیا۔ جو ہر ملک اور ہر علاقہ میں مسلمانوں کے لئے سخت فتنہ کا باعث بن رہا ہے۔ یعنی مولوی اور ملاں لوگ۔

ہز میجسٹی نے فرمایا:-

"اگر کوئی بُرا نہ منائے۔ تو میں ایک خاص بات کہنا چاہتا ہوں۔ جس کی نسبت مَیں نے کابل اور قندھار میں بھی لوگوں کو سمجھایا تھا۔ اور وہ بات یہ ہے۔ کہ اس زمانہ کے نادان اور ناسمجھ ملاؤں نے ایک نہایت افسوسناک حالت پیدا کر دی ہے۔ ان ملاؤں نے لوگوں کو کسی قسم کا فائدہ پہونچانے کے بجائے ان کو ایک دوسرے سے جدا کر دیا"

ان ملاؤں کی فتنہ انگیزیوں کا ذکر کرتے ہوئے ہز میجسٹی نے فرمایا :-

"میں اس قسم کی ملائیت سے بیزار ہوں۔ ان لوگوں کا یہ فرض ہے۔ کہ اپنے ملک و قوم کی ترقی کے لئے کوشاں ہوں۔ اور جو ملا صرف اپنی اغراض پوری کرنے کا آرزومند ہو۔ وہ کبھی اپنے ملک کی اصل خدمت انجام نہیں دے سکتا"

ہز میجسٹی کے یہ الفاظ بتا رہے ہیں۔ کہ وہ نہ صرف اپنے ملک کے ملاؤں سے بیزار ہیں۔ بلکہ ہر ملک کے ایسے ملاؤں سے نفرت رکھتے ہیں۔ ہم اس جوان ہمت اور جوان بخت تاجدار کے لئے دست بدعا ہیں۔ کہ وہ اپنے ملک کو ایسے ملاؤں سے پاک و صاف کر سکے۔ تاکہ ایسے افعال کا ظہور ناممکن ہو جائے۔ جو کابل کے لئے باعث بدنامی ہوں ؛

شاہِ کابل کا خیر مقدم جماعتِ احمدیہ کی طرف سے

جماعت احمدیہ کی طرف سے ہز میجسٹی شاہِ کابل کا جو خلوص دل سے خیر مقدم کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق نہ صرف ۱۶۔ دسمبر کے الفضل میں نمایاں طور پر تار چھپ چکا ہے۔ بلکہ لاہور کے سربرآوردہ اخبار "زمیندار" اور "انقلاب" میں بھی اس کا ذکر آچکا ہے۔ جس سے آریہ اخبار پرکاش کا ایڈیٹر ناواقف نہیں ہو سکتا۔ لیکن ۱۸۔ دسمبر کے پرکاش میں لکھتا ہے۔

"امیر کابل سفر یورپ پر جاتے ہوئے ہندوستان سے گذرے۔ ہندو مسلمان تمام لوگوں نے آپ کا خیر مقدم کیا۔ لیکن احمدی جو ایسے موقعوں کی ہمیشہ تاک میں رہتے ہیں۔ یہ امر موجب حیرت ہے۔ کہ وہ خاموش رہے۔ وہ نہ خود امیر کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نہ خیر مقدم کا تار ہی ارسال کیا۔ حالانکہ تار گھر قادیان میں موجود ہے"

پھر خود ہی اس کی وجہ یہ بیان کی ہے:۔

"وجہ صاف ہے۔ قادیانیوں کا تو ایک مولوی افغانستان میں محض مذہبی اختلافات رائے کی وجہ سے اسلام کے اس حکم کے ماتحت سنگسار کیا گیا تھا۔ جو مرتدوں کو قتل کی سزا کا مستوجب قرار دیتا ہے۔ بھلا قادیانی اس شخص کا خواہ وہ مسلمان ہی اور مقتدر مسلمان ہی کیوں نہ ہو۔ استقبال کیسے کر سکتے ہیں"

معلوم ہوتا ہے۔ پرکاش نے دیدہ دانستہ یہ سطور ایک ناگوار اور رنج افزا واقعہ کی یاد تازہ کرنے اور اسے شہرت دینے کے لئے لکھی ہیں۔ ورنہ جب جماعت احمدیہ کی طرف سے شاہ کابل کے استقبال کی خبر اخباروں میں شائع ہو چکی ہے تو پرکاش کی غلط بیانی کی اور کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔

پرکاش کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ بیشک کابل میں ایک نہیں۔ بلکہ کئی احمدیوں کو سنگسار کیا گیا ہے۔ لیکن ہمارے نزدیک اس سنگدلانہ فعل کے ذمہ وار وہ مولوی اور ملاں ہیں۔ جن سے بیزاری کا اعلان حضور شاہ کابل نے سرزمین ہند پر قدم رکھتے ہوئے سب سے اولین موقعہ پر کر دیا۔ کیونکہ ہم ان حالات اور مشکلات سے اچھی طرح آگاہ ہیں۔ جن میں یہ واقعات پیش آئے۔

علاوہ ازیں چونکہ اسلام نے ہر صاحب عزت و اقتدار کی توقیر کرنے اور اس کی شان کو ملحوظ رکھنے کا حکم دیا ہے۔ اس لئے بھی ہمارا فرض تھا۔ کہ ہم اپنے ملک میں شاہ کابل کی تشریف آوری پر اپنے مخلصانہ جذبات کا اظہار کرتے۔

چاہ کن را چاہ درپیش

آریہ آج کل اس بات کی سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ جہاں تک ان سے ممکن ہو۔ مسلمانوں اور سکھوں کے تعلقات کشیدہ بنا دیں۔ اور سکھوں کو اپنی طرف مائل کر لیا آریوں کو اس بات کا تو پورا پورا حق ہے۔ کہ سکھوں کی ہمدردی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ لیکن ان کے لئے یہ قطعاً جائز نہیں۔ کہ مسلمانوں اور سکھوں کے تعلقات خراب کرنے کے لئے ناجائز حرکات کے مرتکب ہوں۔

ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ آریوں نے بلیدان جتر اولی کے نام سے ایک کتاب شائع کر کے اس میں سکھوں کے مقدس بزرگوں کی تصویریں ایسی طرز میں شائع کیں۔ جو مسلمانوں کے متعلق ان کے دلوں میں نفرت و حقارت پیدا کرنے والی تھیں۔ چنانچہ گورنمنٹ نے اس کتاب کو اسی وجہ سے ضبط کر لیا۔ حال میں اخبار "تیج" نے اپنے شہید نمبر میں جو تصاویر شائع کیں۔ ان میں خواہ مخواہ گورو گوبند سنگھ جی اور ان کے صاحبزادوں کی تصویریں شامل کر لیں۔

جب بانی آریہ سماج سوامی دیانند صاحب نے حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف سخت افسوسناک الفاظ استعمال کرنے سے دریغ نہ کیا۔ تو ان کے پیرؤوں کے متعلق کیونکر خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ کے بزرگوں کو عزت و توقیر کی نگاہ سے دیکھتے ہونگے ہاں مسلمانوں سے سکھوں کو متنفر کرنے کے لئے وہ اپنے "شہیدوں" میں ان کے بزرگوں کو بھی شامل کر لیتے ہیں اور اسی غرض کے لئے "تیج" نے سوامی شردھانند صاحب وغیرہ کی تصویریں شائع کرتے ہوئے ان کے ساتھ گورو گوبند سنگھ صاحب اور ان کے صاحبزادوں کی تصویرین شائع کیں۔ لیکن اس دفعہ وہ چاہ کن را چاہ درپیش کا پورا پورا مصداق بنا ہے۔ چنانچہ سکھ اخبار "شیر پنجاب" (۱۸۔ دسمبر) اس کے متعلق لکھتا ہے:۔

"ہماری توجہ دہلی کے اخبار "تیج" میں شائع شدہ ایک تصویر کی طرف دلائی گئی ہے۔ جس میں سوامی شردھانند کی تصویر کے ارد گرد گورو صاحبان اور شری گورو گوبند سنگھ مہاراج کے صاحبزادگان کی تصاویر ایسے طریقہ سے دی گئی ہیں۔ جو سکھوں کے لئے حد درجہ دلآزار اور اشتعال انگیز ہے ہمارے خیال میں اخبار "تیج" کا ان تصاویر کو اس طرح چھاپنا سکھوں کے جذبات سے ایڈیٹر صاحب کی قطعی ناواقفیت کا ثبوت ہے۔ ہمارے آریہ سماجی بھائی سوامی شردھانند کی جس قدر بھی چاہیں۔ عزت کریں۔ مگر ان سے عقیدت کے اظہار میں سکھوں کی دلآزاری ضروری نہیں۔ سکھوں میں سینکڑوں بڑے بڑے شہید ہو گذرے ہیں۔ اور ان کے لئے ہر ایک سکھ کے دل میں بیحد عزت و عقیدت کے بھاؤ موجود ہیں۔ مگر سکھوں نے آج تک کسی بھی شخص کو گورو صاحبان یا ان کے سنتان کی برابری کی عزت نہیں بخشی۔ کیونکہ سکھوں کے نزدیک ستگورو صاحبان جیسے ستگور صاحبان جیسے خود ہی تھے۔ کوئی دوسرا ان کا جواب نہ تو ہوا ہے۔ اور نہ ہو گا ہمارے خیال میں آریہ سماجی احباب کو گورو صاحبان کی تصاویر چھاپنے سے احتراز ہی کرنا مناسب ہے۔ کیونکہ سکھوں کے جذبات سے ناواقفیت کے باعث ایسی تصاویر کو چھاپنے میں وہ لبا اوقات سکھوں کی دلآزاری کا موجب ثابت ہوئے ہیں۔ گورو صاحبان کی تصاویر اگر آریہ سماجی بھائی چھاپنا ضروری خیال کرتے ہیں تو انہیں بالکل علیحدہ چھاپا کریں"

"تیج" کو بہت کچھ خرچ کر کے تصویریں شائع کرنے کا جو صلہ ملا ہے۔ یہ دراصل اس کی نیت کا پھل ہے۔ کاش وہ آئندہ کے لئے اس سے سبق حاصل کرے۔

بات کا بتنگڑ

چند دن ہوئے۔ ہندو اخبارات نے نہایت جلی اور "سنسنی خیز" عنوانات سے یہ خبر شائع کی تھی۔ کہ لالہ لاجپت رائے صاحب کی کوٹھی پر ایک مسلمان انہیں قتل کرنے کی نیت سے آیا۔ جو لالہ صاحب کے پاس ریوالور دیکھ کر اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوا۔ اور لالہ صاحب نے اسے اپنی کوٹھی سے نکلوا دیا۔

اس خبر کو دہلی کے اخبار تیج (۱۴۔ دسمبر) نے حسب ذیل عنوانوں کے ماتحت شائع کیا:۔

"ہندو لیڈران کو قتل کرنے کی مہم۔"

"لالہ جی کی کوٹھی پر سنسنی خیز واقعہ"

"ایک مشتبہ مسلمان مہاشٹری براہمن کے لباس میں لالہ جی کے مکان پر"

"مسلمان دھوتی میں چھرا چھپائے ہوئے تھا"

"لالہ جی کے پاس ریوالور پڑا دیکھ کر اسے حملہ کرنے کی جرأت نہ ہوئی"

لیکن اب معلوم ہوا ہے۔ کہ جس شخص کے متعلق یہ طوفان برپا کیا گیا تھا۔ اور جس کی دھوتی میں لالہ جی کو چھرا لٹکتا دکھائی دیا تھا۔ وہ مسلمان نہ تھا۔ بلکہ برہمن تھا۔ اور لالہ جی سے بعض امور کے متعلق گفتگو کرنے آیا تھا۔

یہ بیان اس شخص نے خود دیا۔ اور اخبارات میں شائع کرایا ہے۔

کیا ہندوؤں کے قتل کی سازش کا الزام مسلمانوں پر لگانے والے اس واقعہ کی حقیقت معلوم ہو جانے پر دوسرے واقعات کو بھی اسی پر قیاس کرنے کے لئے تیار نہ ہونگے۔ اور یہ نہ سمجھ لیں گے۔ کہ ہندو اخبارات خواہ مخواہ بات کا بتنگڑ بنا کر عوام میں بے چینی اور بے دلی پیدا کرتے رہتے ہیں۔ جس کا نتیجہ سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ ہندو مسلمانوں میں منافرت کی خلیج روز بروز وسیع ہوتی جائے۔ اور اس کو عبور کرنے کی کوئی صورت باقی نہ رہے۔ ہندو اخباروں کو مسلمانوں پر اور اپنی قوم پر رحم کرنا چاہیئے۔

الٰہی سلسلوں میں منافقین کی فتنہ انگیزیاں

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے مضمون کا جواب

(از جناب حافظ روشن علی صاحب)

ان دنوں بعض منافقوں نے جو فتنہ اُٹھایا ہے اسکے متعلق جماعت کو ہوشیار کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے جو خطبات فرمائے تھے۔ اسکے متعلق غیر مبایعین میں بہت بے قراری پھیلی ہوئی ہے۔ متعدد مضامین پیغام میں اپنے حسد کا ثبوت دینے کے لئے اور اہلبیت سے بغض ثابت کرنے کے لئے شائع کئے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک مضمون ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا ہے جو پیغام صلح نمبر ۴۹۔ ۷ دسمبر میں دیکھنے میں آیا۔ چونکہ یہ مضمون بہت تعلّی سے لکھا گیا ہے اور اس میں کمال حق پوشی کی کوشش کی گئی ہے جو کہ حدیث افتوا بغیر علم فضلوا واضلوا کا مصداق ہے۔ اس لئے اسپر کچھ لکھنے کی ضرورت پیش آئی ہے۔ تاکہ کسی کو دھوکا نہ لگے ؞

جماعت احمدیہ اور منافق

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے خطبات میں چونکہ فتنے کا سبب بعض منافقین کو قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے اس سوال کو لے کر کہ کیا جماعت احمدیہ میں منافق ہوسکتے ہیں؟ جواب میں لکھا کہ جماعت احمدیہ میں منافق نہیں ہوسکتے۔ اس لئے کہ منافق اسی شخص کی جماعت میں ہوسکتے ہیں جو ظاہری سلطنت رکھتا ہو۔ اس سے نفع حاصل کرنے کے لئے یا اس کے ضرر سے بچنے کے لئے منافق پیدا ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کے نزدیک نفاق کے صرف دو ہی سبب ہیں اور وہ ظاہری سلطنت سے پیدا ہوتے ہیں چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ظاہری حکومت نہ رکھتے تھے اور نہ آپ کے خلفاء میں تاحال ظاہری حکومت ہے اس لئے اس زمانہ میں کوئی منافق نہیں ہوسکتا ؞

اس پر دلیل ڈاکٹر صاحب نے یہ دی ہے کہ یہ حالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی کے مشابہ ہے اور مکی زندگی میں کوئی منافق نہ تھا۔ کیونکہ مکی زندگی میں کسی پردہ یا منافقت کی ضرورت نہ تھی۔ حاصل یہ کہ سلطنت کے بغیر کوئی منافق نہیں ہوسکتا۔ سو مکی زندگی میں کوئی منافق تھا نہ زمانہ حضرت مسیح موعودؑ میں کوئی منافق ہوسکتا ہے ؞

نفاق کے اسباب

مگر نفاق کا سبب صرف سلطنت نہیں اور نہ ہی نفاق صرف کسی شخص سے نفع حاصل کرنے کے لئے یا ضرر سے بچنے کے لئے پیدا ہوتا ہے بلکہ نفاق کے بہت سے اسباب ہیں ؞

(۱) ضعف طبع جس سے کوئی شخص یہ فیصلہ نہیں کرسکتا کہ حق کس طرف ہے جیسا فی قلوبھم مرض فزادھم اللّٰہ مرضًا الآیہ سے ظاہر ہے۔ کہ دلوں میں بیماری ہے جس سے وہ یہ فیصلہ نہیں کرسکتے کہ حق کس طرف ہے۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب اپنے ترجمۃ القرآن میں اس آیت کے متعلق یوں فرماتے ہیں "وہ بیماری نفاق ہے جس کا یہاں ذکر کردیا۔ . . . . . . اللہ تعالیٰ کا اس بیماری کو بڑھانا یوں تھا کہ جُوں جُوں اللہ تعالےٰ اسلام کو قوت اور شوکت عطا کرتا گیا۔ ان کا نفاق اور انکی اسلام سے عداوت اور ترقی کرتی گئی۔" صفحہ ۲۶ ؞

(۲) دوسرا سبب نفاق کا یہ ہے۔ کہ کسی جماعت میں اس لئے داخل ہونا کہ اس میں تفرقہ ڈالیں اور اسکی جمیعۃ کو توڑیں جیسے یہود سے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو آگاہ کرتے ہوئے فرمایا۔ وقالت طائفۃ من اھل الکتب اٰمنوا بالذی انزل علی الذین اٰمنوا وجہ النھار واکفروا اٰخرہٗ لعلھم یرجعون۔ آل عمران ع۔

چنانچہ مولوی محمد علی صاحب اپنے ترجمۃ القرآن کے صفحہ ۱۴۲ پر اس آیت کے ماتحت فرماتے ہیں "کچھ یہودیوں نے دین اسلام کو بدنام کرنے کے لئے یہ تجویز کی تھی کہ اپنے چند لوگوں کو تیار کیا کہ صبح جاکر نفاق کے طور پر مسلمان بنجائیں۔ اور شام کو کہدیں کہ ہم تو اس کا انکار کرتے ہیں۔"

اب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب غور فرمائیں کہ ان دو قسم کے نفاقوں میں جو قرآن کریم سے دکھلائے گئے ہیں اور مولوی محمد علی صاحب کی تفصیل کے مطابق پیش کئے گئے ہیں۔ ان کا باعث کونسی سلطنت ہوسکتی ہے۔ بجز خبث نفس کے اس نفاق کا اور کوئی سبب ہوسکتا ہے؟ ایسے منافقین دل سے کافر ہوتے ہیں مگر ظاہر میں فریب دہی کے لئے زبان سے ایمان کا اظہار کرتے ہیں۔ انہی کے حق میں باریتعالیٰ نے فرمایا۔ واذا جاءوکم قالوا اٰمنّا وقد دخلوا بالکفر وھم قد خرجوا بہٖ۔ مائدہ ع۔ چنانچہ اس آیت کا ترجمہ مولوی محمد علی صاحب کا کیا ہوا ملاحظہ ہو۔

"اور جب تمہارے پاس آتے ہیں۔ کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور وُہ یقیناً کفر کے ساتھ آئے۔ اور وہ یقیناً کفر کے ساتھ ہی نکل گئے ؞

اس کے ماتحت حاشیہ میں لکھا ہے۔ "وہی لوگ جن کو اوپر بندر اور سؤر کہا ہے انہی کے یہاں آنے جانے کا ذکر ہے۔ اور ساتھ ہی انکی منافقانہ روش کا بھی ذکر کردیا ہے" صفحہ ۲۳۴

(۳) سبب نفاق کا کسی قوم سے اس لئے اتحاد پیدا کرنا کہ اس کے نزدیک یہ شخص معزز ہوگا اور یہی بنائی جماعت پر اس عزت کے باعث یہ منافق شخص حکومت کرے گا۔ الگو کسی کا خوف منافق نہیں بناتا۔ لیکن جاہ طلبی اسے منافقت پر آمادہ کرتی ہے۔ وہ قوم خواہ سلطنت رکھتی ہو یا نہ رکھتی ہو اس منافق کے دل میں یہ بات آتی ہے کہ اس قوم میں شائد مجھے ہی حکومت حاصل ہوجائے۔ لیکن خدا تعالیٰ ایسے منافقوں کو بھی نامرادی کی بشارت دیتا ہے۔ بشر المنافقین بانّ لھم عذابًا الیمًا الّذین یتّخذون الکٰفرین اولیاءَ من دون المؤمنین ایبتغون عندھم العزّۃ فانّ العزّۃ للّٰہ جمیعًا۔ اسکے متعلق مولوی صاحب کا ہی ترجمہ نقل کیا جاتا ہے:۔

"منافقوں کو خبر دے دو کہ ان کے لئے دردناک عذاب ہے جو مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں کیا وہ ان کے ہاں عزت چاہتے ہیں تو عزت سب اللہ کے لئے ہی ہے۔" صفحہ ۵۶۸ ؞

اس آیت سے ثابت ہُوا کہ ایک منافقوں کا گروہ ایسا بھی ہوتا ہے جن کو مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ وہ کافروں کی جماعت میں یا مومنوں کی جماعت میں اپنی عزت کی خاطر داخل ہوتے ہیں۔ جس طرف ان کو عزت میں اضافہ معلوم ہوتا ہے اسی طرف قدم بڑھا لیتے ہیں۔ یہ تین اقسام کے منافق ایسے ہیں کہ یہ دل سے کافر ہوتے ہیں یا قوت فیصلہ نہ ہونے کی وجہ سے یا تفرقہ اندازی کی غرض سے یا حصول عزت کی غرض سے ان کا تعلق کسی قوم سے ہوتا ہے ؞

(۴) چوتھی قسم منافقوں کی یہ ہے کہ وہ دل سے ایمان لاتے ہیں۔ پھر بعض مصائب کی وجہ سے نفاق اختیار کرلیتے ہیں

یا بعض بد اعمالیوں کی وجہ سے جو مومن ہونے کی حالت میں ان سے سرزد ہوتی ہیں۔ نتیجہ کے طور پر اللہ تعالیٰ کیطرف سے ان کے دل میں نفاق پیدا کیا جاتا ہے جو مرتے دم تک ان کے دل سے دُور نہیں ہوتا۔ اس قسم کے منافق ہمیشہ مذہبی جماعتوں کے اندر پیدا ہوتے رہتے ہیں گو ان کی ابتدائی حالت مخلصانہ ہو۔ خواہ لوگوں کی نگاہ میں وہ مذہبی لیڈر یا ممتاز ہستیاں بھی سمجھے جائیں اور ان پر اعتماد کیا جائے۔ اس قسم کے منافقین کے متعلق قرآن کریم میں بہت سا تذکرہ ہے۔ چنانچہ ارشاد الٰہی ہے ومن النّاس من یقول اٰمنّا باللّٰہ فاذا اوذی فی اللّٰہ جعل فتنۃ النّاس کعذاب اللّٰہ ولئن جاء نصرٌ من ربک لیقولن انّا کنّا معکم اولیس اللہ باعلم بما فی صدور العٰلمین فلیعلمن اللّٰہ الذین اٰمنوا ولیعلمن المنٰفقین (عنکبوت ع ۱) ان آیات کا ترجمہ مولوی محمد علی صاحب نے یہ کیا ہے:-

”اور لوگوں میں سے وہ بھی ہیں جو کہتے ہیں ہم اللہ پر ایمان لائے۔ پھر جب اللہ کے لئے دُکھ اُٹھانا پڑتا ہے تو لوگوں کے دکھ دینے کو اللہ کے عذاب کی طرح سمجھتے ہیں اور اگر تیرے رب کی طرف سے مدد آئے تو وہ ضرور کہینگے ہم بھی تمہارے ساتھ ہیں۔ کیا اللہ اسے خوب نہیں جانتا جو اہل جہاں کے سینوں میں ہے۔ اور اللہ انہیں یقیناً دیکھ لے گا جو ایمان لائے اور وہ منافقوں کو بھی ضرور دیکھ لیگا۔“ صفحہ ۱۴۵۴

مکّی زندگی میں منافقین

سورۃ عنکبوت مکّی ہے۔ اس سورۃ نے اس بات کا بھی فیصلہ کر دیا کہ مکی زندگی میں منافق تھے یا نہ تھے۔ کیونکہ اس سورۃ کا ابتدائی رکوع سچوں اور جھوٹوں اور منافقوں اور مومنوں کے درمیان امتیاز کرنیکی خبر دیتا ہے اور الٰہی امتحان سے ڈراتا ہے پس اگر مکے میں کوئی منافق نہ تھا تو سورۃ عنکبوت مکی سورۃ میں لفظ منافقین کا استعمال کیونکر کیا گیا۔ اور یہ آیت کیونکر نازل ہوئی۔ گو مکی زندگی میں منافقین کا وجود قرآنی نص قطعی الدلالۃ سے ثابت کر دیا گیا ہے۔ لیکن تائید کے طور پر اطمینان کے لئے اس سورۃ عنکبوت کی آیات کی شان نزول کے متعلق بعض مفسرین کے اقوال بھی پیش کئے جاتے ہیں۔

(۱) ”حدثت عن الحسن قال سمعت ابا معاذ یقول اخبرنا عبید قال سمعت الضحاک یقول فی قولہ ومن الناس من یقول اٰمنا باللّٰہ الآیۃ نزلت فی ناس من المنافقین بمکۃ کانوا یؤمنون فاذا اوذوا واصابھم بلاء من المشرکین رجعوا الی الکفر مخافۃ من یؤذیھم“

”قال قال ابن زید فی قول اللّٰہ اوذی فی اللّٰہ جعل فتنۃ الناس کعذاب اللّٰہ قال ھو المنافق ...... وذکر ان ھذہ الاٰیۃ نزلت فی قوم من اھل الایمان کانوا بمکۃ ....“

(ابن جریر ص ۸۵ جلد ۲۰)

ضحاک اور ابن زید نے اللہ تعالےٰ کے اس قول کے متعلق جو سورۃ عنکبوت کا اوپر نقل کیا گیا ہے۔ یہ کہا ہے کہ یہ مکے کے منافقوں یا مسلمانوں کے متعلق ہے جب وہ ایذا پر صبر نہ کرسکے تو یہ آیۃ نازل ہوئی۔

اگر قرآن کریم میں اس سورۃ کے ابتداء میں مکّی کا لفظ ڈاکٹر صاحب کے لئے کافی نہ ہو۔ اور زمانہ حال کے بھی کسی شخص کا قول انکی تسلّی کا موجب نہ ہو تو خود مولوی محمد علی صاحب کا قول تو یقیناً ان کے اطمینان کا موجب ہو سکتا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:-

”ان چاروں سورتوں (قصص۔ نمل۔ عنکبوت۔ روم) کا زمانہ نزول ایک ہی معلوم ہوتا ہے۔ اور اگلی سورۃ کی ابتدائی آیات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پانچواں یا چھٹا سال بعثت نبوی کا تھا۔ پس اس سورۃ کا زمانہ نزول بھی وہی ہے۔“ صفحہ ۱۴۵۲

پس اس حوالے سے اس سوال کا بکلی فیصلہ ہو گیا کہ آیا مکے میں منافق تھے یا نہ تھے۔

بطور سزا منافق بننے والے

وہ منافق جو دل سے ایمان لاتے ہیں اور بعد میں ان کے اندر نفاق آجاتا ہے انکی ایک قسم تو وہ ہے جو امتحانوں میں فیل ہوتے اور دشمنوں کی ایذا پر صبر نہیں کرسکتے۔ دوسری قسم ایسے منافقین کی جو اپنی بد اعمالی کی وجہ سے قضاء الٰہی کے ماتحت منافق بنائے جاتے ہیں اور ان کا منافق بنایا جانا بطور سزا کے ہوتا ہے۔ اس قسم کے منافقین کا ثبوت آیات ذیل سے ملتا ہے۔ ومنھم من عاھد اللّٰہ لئن اٰتٰنا من فضلہ لنصدقن ولنکونن من الصّٰلحین فلمّا اٰتٰھم من فضلہ بخلوا بہ وتولوا وھم معرضون۔ فاعقبھم نفاقاً فی قلوبھم الی یوم یلقونہ بما اخلفوا اللّٰہ ما وعدوہ وبما کانوا یکذبون۔ ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ وہ خدا سے اقرار کرتے ہیں کہ اگر اس نے اپنے فضل سے سرفراز کیا۔ ہم ضرور صدقہ کریں گے اور قابل بنینگے۔ پھر جب خدا نے انہیں اپنے فضل سے ممنون کیا تو انہوں نے بخل کیا۔ اعراض کرتے ہوئے پیٹھ پھیر کر چلے گئے۔ سو خدا نے انکے اس فعل کی پاداش میں ان کے دلوں میں مرتے دم تک نفاق ڈال دیا۔ یہ بدلہ ہے خدا سے وعدہ خلافی کرنے کا۔ اور جھوٹ بولنے کا۔

منافق صرف سلطنت کی وجہ سے نہیں پیدا ہوتے

منافقوں کی ان بیان کردہ اقسام سے روز روشن کیطرح یہ امر ثابت ہوگیا کہ نفاق کی جو بناء ڈاکٹر صاحب نے مقرر کی ہے کہ نفاق صرف سلطنت کیوجہ سے پیدا ہوتا ہے یہ بناء فاسد علی الفاسد ہے گو یہ ڈاکٹر صاحب کے نزدیک سوائے بادشاہ کے کسی سے نفع اور ضرر کا امکان نہیں۔

پہلے تین قسم کے منافق صرف جماعت کے وجود سے پیدا ہو سکتے ہیں۔ اور چوتھی قسم کے منافقین جماعت کے وجود کی بھی حاجت نہیں رکھتے۔ جب بھی مخالفین کیطرف سے ایذا اور امتحان شروع ہوا۔ ایسے منافقین موجود ہوگئے۔ اور جب بھی اللہ تعالےٰ نے بد اعمالی کی سزا روحانی طور پر دی۔ تو ایسے منافق پیدا ہو گئے۔ پس منافقوں کے وجود کے لئے کسی ظاہری سلطنت کی ضرورت نہیں۔ دراصل صحیح امر یہ ہے کہ ظاہری سلطنت کو وہ طاقت اور وہ رُعب کہاں نصیب۔ جو اللہ تعالیٰ کے رُوحانی بندوں کو حاصل ہوتا ہے۔ بھلا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ رعب جو ایک مہینہ کی مسافت سے دشمن پر جا پڑتا تھا۔ یہ کسی ظاہری سلطنت کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔

کیا ڈاکٹر صاحب اس بات کی وجہ بتا سکتے ہیں کہ چھ سال تک خلیفۂ اوّل رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء نے اپنے مذہب کو کس ظاہری سلطنت کے دباؤ کے نیچے چھپائے رکھا تھا۔ اور کونسی ظاہری سلطنت تھی۔ جس نے مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب کے عقیدہ کے خلاف ان سے دوبارہ بیعت کرائی تھی۔ کیا ڈاکٹر صاحب اس امر سے بھی آگاہی بخشینگے۔ کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر اس اعلان پر کہ رسالہ الوصیت کی رو سے مولوی نور الدین صاحب خلیفہ ہیں تمام احمدیوں کو انکی بیعت کرنی چاہیئے۔ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء کو کس نفع کی امید نے یا کس ضرر کے خوف نے خلاف اپنی ضمیر کے دستخط کرنے پر مجبور کیا تھا۔ کیونکہ ظاہری سلطنت نہ مسیح موعود کے پاس تھی اور نہ آپ کے خلفاء کے پاس تھی۔

ڈاکٹر صاحب آپ اہل اللہ کی حقیقت کیا جانیں ان کے رعب سے لوہے کی تلواریں پانی ہوکر بہ جاتی ہیں اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہوکر اپنے بیخ و بن سے اُکھڑ جاتے ہیں۔ وہ خدا کے جلال کے مظہر ہوتے ہیں۔ آپ ان کی حالت کا قیاس عام انسانوں سے کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ میں منافقین

بیشتر منافقین کی اقسام کے ضمن میں اس بات کا بھی فیصلہ کر دیا گیا ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کی مکی زندگی میں بھی عین مکہ کے اندر منافق موجود تھے۔ سورۂ عنکبوت ڈاکٹر صاحب کے عنکبوتی جالوں کو ہباءً منثورا کر رہی ہے۔ جب یہ فیصلہ ہو گیا۔ کہ نفاق کی موجد سلطنت نہیں۔ بلکہ دوسرے اسباب ہیں۔ تو اس بات کا بھی ساتھ ہی فیصلہ ہو گیا۔ کہ جماعت احمدیہ میں بھی منافق ہو سکتے ہیں۔ لیکن اس بحث کو تکمیل تک پہونچانے کے لئے اس سوال کو مستقل طور پر زیر بحث لایا جاتا ہے۔ کہ کیا جماعت احمدیہ میں منافق ہو سکتے ہیں۔ یا نہیں۔ اور اگر ہو سکتے ہیں۔ تو پھر وہ ہیں۔ یا صرف امکان تک ہی بات ختم ہو جاتی ہے۔ سو ہمارا دعوی ہے۔ کہ یہ انبیاء کے ساتھ ایک دستور کی طرح ہے۔ کہ منافق ہوتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ اس دستور سے باہر نہیں۔

ڈاکٹر صاحب اس مسئلہ کے متعلق فرماتے ہیں۔

"سلسلہ احمدیہ میں منافق نہیں۔ سلسلہ احمدیہ در حقیقت آنحضرت صلعم کی مکی زندگی ہی کا ایک نقشہ ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی حالت بھی رسول کریم صلعم کی مکی زندگی کی طرح ایک بے بسی اور بے کسی کی حالت تھی۔ آپ نہ کوئی حکومت رکھتے تھے۔ نہ مخالفوں کو سزا دینے کیلئے کوئی دنیوی طاقت رکھتے تھے۔ آپ کے مخالف کھلم کھلا آپ کو گالیاں دیتے تھے۔ اور آپ کے سلسلہ کو تباہ کرنے کیلئے کوشش کرتے تھے۔ پس ایسے شخص کے ساتھ منافقوں کا جمع ہونا ایک نہایت بے معنی بات ہے۔"

خلاصہ ڈاکٹر صاحب کی منطق کا صرف یہ ہے۔ کہ سلطنت کے ساتھ نفاق وابستہ ہے۔ جہاں سلطنت نہیں وہاں نفاق نہیں۔ اور مکی زندگی میں کوئی منافق نہ تھا۔ اور نہ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں کوئی منافق ہے۔ کیونکہ اگر کوئی منافق ہوا تو ڈاکٹر صاحب کا ذہن اس کے سمجھنے سے قاصر تھا۔ اس کی ٹھیک ایسی مثال ہے۔ جیسے پیر جماعت علی شاہ صاحب کی نسبت یہ کہا جاتا ہے۔ کہ ان کے نزدیک جو آنحضرت صلعم کو بشر کہتا ہے۔ آپ کی توہین کرتا ہے۔ خواہ ان کو قرآن و حدیث میں دکھایا جائے۔ کہ آنحضرت بشر تھے۔ لیکن ان کی سمجھ میں نہیں آتا۔

حضرت مسیح موعودؑ کی تحریروں میں منافقین کا ذکر

اب دیکھیں کہ ڈاکٹر صاحب کو حضرت مسیح موعودؑ کے بیان سے بھی بغیر سلطنت ظاہری کے وجود منافق سمجھ میں آتا ہے یا نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریریں اس بارے میں اس کثرت سے ہیں کہ ان کا جمع کرنا موجب تطویل ہے حضور علیہ السلام کے ایک چھوٹے سے رسالہ سے جس کا نام الوصیۃ ہے۔ چند فقرات اس امر کے ثابت کرنے کے لئے پیش کئے جاتے ہیں یہ بہشتی مقبرے کے متعلق حسب ذیل ارشادات ملاحظہ ہوں۔

(۱) "میری نسبت اور میرے اہل و عیال کی نسبت خدا نے استثناء رکھا ہے۔ باقی ہر ایک مرد ہو یا عورت ہو ان کو ان شرائط کی پابندی لازم ہوگی۔ اور شکایت کرنے والا منافق ہوگا۔"

(۲) "بلا شبہ اس نے ارادہ کیا ہے۔ کہ اس انتظام سے منافق اور مومن میں تمیز کرے۔ ...... بیشک یہ انتظام منافقوں پر بہت گراں گذریگا۔ اور اس سے ان کی پردہ دری ہوگی۔"

(۳) "میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ وہ زمانہ قریب ہے۔ کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کر کے اس حکم کو ٹال دیا ہے وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہیگا۔ کہ کاش میں تمام جائداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دیدیتا ...... ہیں جو دنیا سے محبت کر کے میرے اس حکم کو ٹال دیں گے۔"

(۴) "اے اللہ تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہوں۔ اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہ رکھتے ہوں۔"

اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں جماعت احمدیہ میں منافقین کا وجود ہی ناممکن تھا تو یہ ہدایات کیا سلطنت کے زمانہ کے متعلق فرمائی گئی ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقوال سے ڈاکٹر صاحب کی کہاں تسلی ہو سکتی ہے۔ اس لئے ان کی تسلی کا صحیح علاج انہیں کے گھر سے دوا دی جائے تو ہوگا۔ سو مولوی محمد علی صاحب کا جنہیں وہ اپنا روحانی امیر مانتے ہیں یہ قلمی بیان پیش خدمت ہے۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب کا منافقوں کے متعلق اقرار

"جب کبھی اللہ تعالیٰ دنیا کی اصلاح کیلئے کسی نبی کو مامور فرما کر بھیجتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ سے مخلصین کی ایک جماعت کو اکٹھا کرتا ہے۔ تو ساتھ ہی بعض ایسے لوگ بھی خدائی جماعتوں میں شامل ہو جاتے ہیں۔ جن کے ایمان کچے اور کمزور ہوتے ہیں۔ پھر یادہ لوگ مامور سے تعلق پیدا کر کے اپنے ایمان کو مضبوط کر لیتے ہیں۔ اور یا انہوں نے مامور سے سچا تعلق پیدا نہیں کیا۔ تو اس شاخ کی مانند جو تنہ کے ذریعہ جڑھ سے غذا حاصل نہیں کرتی آہستہ آہستہ خشک ہو کر کاٹ دئے جاتے ہیں۔ اور ایک جماعت ایسی بھی ہوتی ہے۔ جو منہ سے ایمان کا اقرار کرتے ہیں۔ مگر ان کے دلوں میں نور ایمان نے جگہ پیدا نہیں کی ہوتی۔ اور نہ وہ ان ہدایتوں پر چلتے ہیں۔ جو مخلص مومنین کو خدا کی راہ میں ترقی کرنے کے لئے بتائی جاتی ہیں۔ گویا مخلصین مومنین کے علاوہ ایک جماعت مرتدین کی اور ایک جماعت منافقین کی ہوتی ہے۔ اور اس میں ایک یہ مصلحت بھی معلوم ہوتی ہے کہ جب مامور من اللہ کے ہزار ہا دشمن بیرونی طور پر ہوتے ہیں۔ جو اس کو نیست و نابود کرنا چاہتے ہیں۔ ایسا ہی اللہ تعالیٰ یہ بھی چاہتا ہے۔ کہ اندرونی طور پر بھی جو لوگ چاہیں۔ اس سے کھلم کھلا دشمنی کریں۔ اور جتنی کوشش وہ اس کے نیست و نابود کرنے کیلئے کر سکتے ہیں۔ کریں۔ تا آخر میں ان تمام بیرونی اور اندرونی دشمنوں کو ناکام اور نامراد کر کے اور مامور من اللہ کو ان سب پر غالب کر کے اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کا ہاتھ مامور من اللہ کی تائید میں کام کرتا ہوا دکھادے اس لئے ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ بعض وقت وہ لوگ جن کو ظاہر طور پر یعنی لوگوں کی نظروں میں مامور سے ایک گہرا تعلق ہوتا ہے۔ وہ بھی مرتد ہو جاتے ہیں۔"

(منقول از ریویو آف ریلیجنز جلد ۵ نمبر ۲)

مولوی محمد علی صاحب کے بیان سے ڈاکٹر صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں منافقین کی جماعت اور مرتدین کی جماعت نمایاں طور پر نظر آگئی ہوگی۔

پس ہمارا دعویٰ کہ جماعت احمدیہ میں منافق ہو سکتے ہیں۔ اور ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیانات اور مولوی محمد علی صاحب کے بیان سے ثابت ہو گیا۔

رسول کریمؐ پر منافقین کے الزام

ڈاکٹر صاحب نے حضرت خلیفہ ثانی کے خطبہ کے اس بیان پر کہ آنحضرت صلعم پر آپ کے زمانہ میں ہی منافقین نے گندے الزام لگائے اور ایسا ہی حضرت مسیح موعودؑ پر اور حضرت خلیفہ اولؓ پر منافقین کی طرف سے گندے گندے الزام لگے۔ یہ سوال کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اگر منافقین الزام لگاتے تو قرآن میں ان کی بریت نازل ہوتی۔ یا آپ خود اپنی بریت کرتے۔ پس ایسی روائتیں وضعی ہیں۔ جن کے راوی کذاب ہیں۔ اور اگر ایسا نہیں۔ تو اس سے رسول اللہ کی سخت توہین ہوتی ہے۔ کیونکہ الزام لگانے والوں نے الزام لگایا اور بریت نہ کی گئی۔ مخالفین کی بکواس کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ لیکن مرید کا الزام لگانا معمولی بات نہیں۔ پس میاں صاحب نے رسول اللہ کی توہین کی ہے۔ اور یہ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ الزام لگانے والا مرید کس طرح رہ سکتا ہے۔ کیا اس بنا پر کسی کو جماعت سے خارج کیا گیا۔ یا کوئی الزام دینے والوں میں سے خود مرتد ہوا۔

اس سوال کی کئی شقیں ہیں۔ اول یہ کہ اس امر کا کیا ثبوت ہے کہ آنحضرت صلعم پر کوئی الزام لگایا گیا۔ اس شق سے ڈاکٹر صاحب خود ڈرتے ہیں۔ کیونکہ ایسی احادیث تو موجود ہیں۔ انہیں وضعی

کہکر پیچھا چھڑا یا ہے۔ لیکن جو عقلی دلیل حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنے خطبہ میں بیان کی ہے۔ کہ ایسے الزامات ذاتی ناراضگیوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور وہ صرف ہمعصری ہی میں ہو سکتی ہیں۔ اِس کی طرف ڈاکٹر صاحب نے التفات نہیں کیا۔ دوسری یہ شق ہے کہ جس پر الزام لگایا جائے۔ اگر وہ نبی ہو تو اس کی بریت وحی سے ہونی چاہیئے۔ ورنہ اپنے قول سے ہونی چاہیئے۔ لیکن ڈاکٹر صاحب نے یہ غور نہیں کیا۔ کہ ہر ایک الزام نہ تو اس شخص کو پہنچتا ہے۔ جس پر لگایا جائے۔ اور نہ ہر ایک الزام اپنے اثر کے لحاظ سے ایسا وزنی ہوتا ہے۔ کہ اس کی طرف التفات کیا جائے اور نہ یہ ضروری ہے۔ کہ وحی الٰہی ہر ایک الزام کے متعلق تفصیلی بریت کا اظہار کرے مگر ڈاکٹر صاحب کو ہشیار ہو کر سننا چاہیئے۔ کہ واقعہ میں آنحضرت صلعم پر گندے الزام لگائے گئے۔ اور وحی الٰہی میں آپ کی بریت کا بھی اظہار کیا گیا۔ لیکن جناب کا فہم اس کے سمجھنے سے قاصر رہا۔ سنا جاتا ہے کہ آپ درس قرآن دیتے ہیں۔ اگر کسی بڑی تفسیر کے مطالعہ کا موقعہ نہیں ملا تو کم از کم مولوی محمد علی صاحب کی اردو تفسیر دیکھنے کی تو آپ کو ضرور توفیق ملی ہو گی۔ اگر یہ کہنے سے کہ منافقین نے آنحضرت صلعم پر گندہ الزام لگایا حضرت خلیفہ ثانی آپکے خیال میں توہین کے مرتکب ہوئے ہیں۔ تو مولوی محمد علی صاحب کے متعلق ان کی مندرجہ ذیل تحریر پڑھنے کے بعد آپ کیا فتوے دیں گے۔

مولوی محمد علی کا اقرار کہ منافقوں نے آنحضرت صلعم پر گندے الزام لگائے

"انہی جھوٹے قصوں کی تشہیر کرنے والوں کے متعلق سورت کے آخری رکوع میں یہ لفظ آتے ہیں۔ یا ایھا الذین اٰمنوا لاتکونوا کالذین اٰذوا موسیٰ فبرّاہ اللّٰہ مما قالوا یہاں صاف بتا دیا۔ کہ نبی کریم صلعم حضرت موسیٰ کی طرح ان تمام باتوں سے بری ہیں۔ اور مسلمانوں کو خطاب کرکے یہ بھی سمجھا دیا کہ غلطی سے ایسی باتیں خود مسلمانوں کے مُنہ سے نکلیں گی" صفحہ ۱۰۹

نیز ملاحظہ ہو:۔

"اور بعض روایات میں ہے۔ کہ آپ پر نعوذ باللہ زنا کا الزام لگایا گیا تھا۔ اور اس آخری روایت کے مطابق بائیبل میں ہے۔ کہ حضرت موسیٰ کی بہن نے ان پر ان کی کوشی بی بی کے متعلق کچھ الزام لگایا تھا۔ اور اس آیتہ کی شان نزول میں لکھا ہے۔ کہ یہ زینب کے نکاح کے قصے میں نازل ہوئی۔ تو یہ بات بھی بائیبل کے بیان کی مؤید ہے۔ اور حق بھی یہی ہے۔ کہ حضرت موسیٰ کا ذکر یہاں قطعاً اصل مقصود نہیں۔ بلکہ بتانا یہ ہے کہ نبی کریم پر اسی طرح کا الزام لگایا گیا۔ اور اس میں کچھ شک معلوم نہیں ہوتا کہ حضرت زینبؓ کے متعلق جو بعض قصے روایات میں آ گئے ہیں۔ یہ منافقوں نے بنا کر مشہور کئے۔ اور یہی وہ روایت ہے جس کی طرف یہاں اشارہ ہے۔ اور یوں قرآن کریم نے ان ناپاک قصوں کی تردید کی ہے"

اس بیان میں مولوی محمد علی صاحب نے جس بات کو بالکل حق اور غیر مشکوک قرار دیا ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کے زمانہ میں منافقوں نے گندے الزامات پھیلائے۔ اب کہیں ڈاکٹر صاحب کی رائے مولوی صاحب کی نسبت کیا فیصلہ دیتی ہے۔

خلفاء پر الزام جو لگائے گئے ان کے متعلق ڈاکٹر صاحب یوں پیچھا چھڑانا چاہتے ہیں۔ کہ وہ شیعہ کی روایات ہیں نہ کہ سنیوں کی۔ حضرت خلیفہ ثانی کا تو یہ منشاء ہرگز نہیں ہو سکتا اور نہ ہے کہ وہ الزامات سچے ہیں۔ آپ کا منشاء بھی تو یہی ہے کہ دشمنوں نے الزامات لگائے جو بظاہر جماعت میں تھے کیا تمام شیعان کے متعلق مولوی محمد علی صاحب اور ڈاکٹر صاحب دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا اعلان کریں گے۔ جب ایسا نہیں تو ثابت ہوا کہ جماعت میں ایسے ایسے لوگ بھی ہوئے جنہوں نے ذاتی رنجشوں کی وجہ سے خلفا پر جھوٹے الزام گھڑے

مریدین کہ الزام لگانے والے

باقی رہا یہ امر کہ ڈاکٹر صاحب مرید کے الزام دینے کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔ اور ڈاکٹر صاحب کے فہم سے یہ امر کلی دور ہے۔ کہ کوئی مرید رہکر کیونکر الزام دے سکتا ہے۔ اور پھر اسے جماعت سے خارج کیوں نہیں کیا جاتا۔ یا وہ خود مرتد کیوں نہیں ہوتا۔ ڈاکٹر صاحب کو اس طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے کہ جو شخص جماعت میں داخل ہی اس غرض سے ہوا ہے کہ وہ اندر رہکر مخالفت کرے تو وہ کیونکر مرتد ہونے لگا۔ اس کا تو مقصد ہی فوت ہو جائے۔ اگر وہ مرتد ہو۔ یا جس شخص نے پہلے ایمان کو کھو کر ابھی میں بہتری سمجھی ہے۔ کہ اب جماعت میں رہکر خفیہ تدبیروں سے اوروں کا ایمان ضایع کرنا چاہیئے۔ تو وہ کیونکر علی الاعلان مرتد ہو سکتا ہے۔ بھلا ڈاکٹر صاحب اس بات کا تو جواب دیں کہ منافقوں کا سردار آنحضرت صلعم کا سخت دشمن اسلام کو مٹانیکا آرزو مند کیوں مسلمانوں میں گھسا رہا۔ نہ وہ خود مرتد ہوا اور نہ آنحضرتؐ نے اس کو نکالا۔ بلکہ اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ اور اپنی بدن کی قمیص مقدس سے اسکو کفن پہنایا۔ اگر اس کی اس حالت کا آپکو علم نہ ہو۔ تو مولوی محمد علی صاحب سے دریافت کر لیں۔ یا حسب ذیل عبارت کا مطالعہ کریں۔

حضرت عائشہؓ کے افک کے متعلق الزام دینے والا

"عبداللہ بن ابی جیسا دشمن اسلام"

نیز ملاحظہ ہو:۔

"صرف منافقوں کی شرارت تھی جو ہمیشہ اسلام کو نقصان پہونچانے کی فکر میں لگے رہتے تھے۔ اصل تشہیر کرنے والا وہ گروہ منافقین ہی تھا۔۔۔۔۔۔ اور والذی تولی کبرہٗ کا مصداق جیسا کہ بخاری سے ثابت ہے۔ عبداللہ بن ابی ہی ہے جس نے اپنے چیلوں کے ذریعہ سے اس جھوٹ کو پہلے خود بنایا۔ پھر خوب شہرت دی" صفحہ ۱۳۴۰

ڈاکٹر صاحب مرید کے الزام دینے کو بہت شان دیتے ہیں۔ مگر جن منافقوں اور مسلمانوں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ پر الزام لگایا تھا۔ ان کی شمولیت کیوجہ سے کیا ان کے نزدیک وہ الزام بھی کوئی معنی رکھتا تھا۔ اور اس کی بڑی شان تھی؟ جھوٹ جھوٹ ہی ہے۔ خواہ نبی پر لگایا جائے۔ یا غیر نبی پر۔

حضرت صدیقہ ام المؤمنین پر الزام لگانے والے حسب ذیل اشخاص آپ کے نزدیک کیا اس الزام کو عظیم الشان اور سچ کے قریب کر دیں گے۔ دیکھئے آیتہ ان الذین جاؤا بالافک عصبۃ منکم۔ کہ جو لوگ جھوٹ بنا کر لائے ہیں۔ اے مسلمانوں! وہ تم میں سے ہی ایک جتھا ہے۔ انہیں سے مسطح حمنہ حضرت عائشہ اور آنحضرت کے قریبیوں میں سے ہیں۔ مسطح تو بدری بھی ہے۔ اگر یقین نہ ہو تو ملاحظہ ہو عبارت ذیل۔

"مسطح جو تشہیر افک میں ملوث ہوا حضرت ابو بکر کی خالہ یا ہمشیرہ کا بیٹا تھا۔ بدر میں شامل تھا۔ اور فقراء مہاجرین میں سے تھا" ترجمۃ القرآن صفحہ ۱۳۴۳

اور حمنہ زینب بنت جحش ام المومنین کی ہمشیرہ تھی۔

پس یہ لوگ مرید بھی تھے اور اقارب میں سے بھی۔

حضرت خلیفہ اول اور حضرت مسیح موعود پر الزام لگانے والے

باقی رہا یہ کہ خلیفہ اول نے کسی تحریر یا تقریر میں اپنی بریت کا اظہار نہیں فرمایا۔ اس کا جواب یہ ہے۔ یہ الزام دہندے جو طریق اختیار کریں ان کے جواب میں وہی طریق اختیار کیا جاتا ہے۔ فمن اعتدیٰ علیکم فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدیٰ علیکم جیسا کوئی کرے ویسا اس کے ساتھ سلوک ہونا چاہیئے۔ جیسا خفیہ الزام دینے والے الزام دیتے تھے۔ ویسی ہی ان کی تردید ہو جاتی تھی۔ خفیہ ٹریکٹ اظہار الحق" آپ کے ذہن سے اترا نہ ہو گا۔ اور نہ اس کا جواب خلافت احمدیہ اور اظہار حقیقت آپکو فراموش ہوا ہو گا۔ اگر زیادہ تفصیل کی حاجت ہو تو مولوی محمد علی صاحب سے حکیم فضل دین صاحب مرحوم کے مکان کی فروخت کا قصہ اور تجدید بیعت کے وجوہات دریافت کر لیں۔

اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جس سیاہ بخت اور سیاہ حال نے الزام لگایا تھا۔ اس کا حال بھی مولوی محمد علی صاحب سے دریافت کر لیں۔ اور اگر زیادہ تحقیق کا شوق ہو تو مولوی صاحب سے الہام مسیح موعود دو بیل لِیَعْلَمَا کی تشریح دریافت کر لیں۔ کہ کون عورت اور مرد مراد ہیں۔ جن سے مسیح موعود علیہ السلام کو ایذا پہونچی تھی۔

غیر مُبائعین اور مُنافقین

ڈاکٹر صاحب نے اس سوال کے جواب میں کہ میاں صاحب خطبہ جمعہ میں منافقوں کا وجود احمدی جماعت میں ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ اس سے ان کا اشارہ لاہوری جماعت کی طرف تو نہیں۔ فرماتے ہیں "لاہوری جماعت کے افراد نے حضرت مسیح موعود کو کوئی روپے یا ملازمت کے لالچ سے یا کسی ڈر سے نہیں مانا تھا۔ جو ان میں منافق پیدا ہوتے۔ اور آج بھی باوجود قادیان سے الگ ہو جانے کے ان کا تعلق حضرت مسیح موعود سے اور بھی زیادہ مستحکم ہے"۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے خطبہ میں اس بات سے تو کوئی تعرض نہیں۔ کہ غیر مبائعین منافق ہیں۔ یا نہیں۔ اس بحث کو خواہ مخواہ ڈاکٹر صاحب نے خود داخل کیا ہے۔ اور یہ دعوے کیا ہے۔ کہ غیر مبائعین کا باوجود قادیان سے علیحدگی اختیار کرنے کے حضرت مسیح موعود سے تعلق پہلے سے بھی مستحکم ہے۔ مجھے بھی اس سے کوئی غرض نہیں۔ کہ غیر مبائعین منافق ثابت ہوں۔ لیکن ڈاکٹر صاحب کا یہ فقرہ قابل غور ضرور ہے۔ کہ غیر مبائعین کا تعلق حضرت مسیح موعود سے قادیان کی علیحدگی میں اور بھی مستحکم ہو گیا۔ کیا غیر مبائعین نے جو حضرت مسیح موعود کی وصیت کے خلاف قادیان کا مرکز چھوڑ کر لاہور کو مرکز بنایا ہے۔ یہ صریح خلاف ورزی کر کے ان کا تعلق مستحکم ہوا ہے یا بہشتی مقبرہ کیلئے وصیت کا جو انتظام مومن اور منافق میں امتیاز کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مقرر کیا ہے۔ اس سے علیحدہ ہو کر ان کا تعلق مستحکم ہوا ہے۔ یا جماعت قادیان کے پیچھے نماز کو ممنوع قرار دیکر غیر احمدیوں کے پیچھے جائز کرنے میں ان کا تعلق مستحکم ہوا ہے۔ یا حضرت مسیح موعود کے اہل بیت سے دشمنی کرنے کے ساتھ مسیح موعود سے وابستگی بڑھ گئی ہے۔ تبھی تو اہل بیت کے خلاف جو آواز اُٹھے۔ اس کی اشاعت میں دشمنوں کی خوب خدمت کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کے اور دعاوی سے تو انہیں کچھ سروکار نہیں۔ اور حضرت مسیح موعود کے مقرر کردہ کاموں میں جو قادیان میں جاری ہیں۔ غیر مبائعین کچھ حصہ نہیں لیتے۔ بلکہ مخالفت کرتے ہیں۔ انہیں وجوہات سے اور ایسی ہی اور وجوہات سے ان کا تعلق حضرت مسیح موعود سے دن بدن مستحکم ہو رہا ہے بھلا ان مسیح موعود کے عاشقوں سے یہ تو پوچھیے۔ کہ غیر مبائعین کے لیڈر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بریت کیلئے تو حسب ذیل الفاظ فرمائیں "جس راستباز انسان کی قوت قدسی سے سارا ملک پاک ہو گیا۔ کیا اس کا گھر اس کی قوت قدسی سے پاک نہ ہوا تھا"۔ ترجمہ قرآن صد ۱۳۴۲

لیکن یہی مسیح موعود سے مستحکم تعلق کے مدعی جب حضرت مسیح موعود کے ایسے بیٹے پر کوئی الزام لگایا جاتا ہے۔ جس کا خدا نے نام "محمود" رکھا۔ اور جس کو حضرت مسیح موعود کی جماعت نے اس کی عملی اور علمی قابلیت دیکھ کر امام مانا۔ اس کے حق میں ان سے یہ نہ کہا گیا۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود جس کے دم قدم کی برکت سے لاکھوں نے تقویٰ و طہارت پایا۔ کیا وہ اپنے گھر کو پاک نہ کر سکا

اگر اب بھی یہ سوال ہو۔ کہ منافق کون ہیں۔ تو اس کا جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذیل کی عبارت سے معلوم کریں۔

"بعض بدقسمت ایسے ہیں۔ کہ شریر لوگوں کی باتوں سے جلد متاثر ہو جاتے ہیں۔ اور بدگمانی کی طرف ایسے دوڑتے ہیں جیسے کتا مردار کی طرف۔ پس میں کیونکر کہوں۔ کہ وہ حقیقی طور پر بیعت میں داخل ہیں۔ مجھے وقتاً فوقتاً ایسے آدمیوں کا بھی علم دیا جاتا ہے مگر اذن نہیں دیا جاتا (اس سے معلوم ہوا۔ کہ باوجود منافق ہونے کے وہ جماعت میں رہے۔ اور مرید کہلاتے تھے) کہ ان کو مطلع کروں کئی چھوٹے ہیں۔ جو بڑے کئے جائیں گے۔ اور کئی بڑے ہیں۔ جو چھوٹے کئے جائیں گے۔ پس مقام خوف ہے"۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم صد ۸۵

حضرت خلیفہ ثانی کے متعلق مولوی محمد علی صاحب کی تحریر

جن دنوں حضرت مسیح موعود سے مولوی محمد علی صاحب کو سچا تعلق تھا۔ ان دنوں انہیں اہل بیت سے بھی وابستگی تھی۔ اور حضرت خلیفہ ثانی کی عظمت کے معترف تھے چنانچہ ۱۹۰۶ء میں ریویو جلد ۵ نمبر ۳ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے متعلق لکھتے ہیں:

"اسوقت صاحبزادہ کی عمر اٹھارہ انیس برس کی ہے۔ اور تمام دنیا جانتی ہے۔ کہ اس عمر میں بچوں کا شوق اور امنگیں کیا ہوتی ہیں۔ زیادہ سے زیادہ اگر وہ کالجوں میں پڑھتے ہیں۔ تو اعلےٰ تعلیم کا شوق اور خیال انکے دلوں میں ہوگا مگر دین کی یہ ہمدردی اور اسلام کی حمایت کا یہ جوش جو اوپر کے بےتکلف الفاظ سے ظاہر ہو رہا ہے۔ ایک خارق عادت بات ہے۔ صرف اسی موقعہ پر نہیں بلکہ میں نے دیکھا ہے کہ ہر موقعہ پر یہ دلی جوش ان کا ظاہر ہو جاتا ہے...... ایک اٹھارہ برس کے نوجوان کے دل میں اس جوش اور امنگ کا بھر جانا معمولی امر نہیں۔ کیونکہ یہ زمانہ سب سے بڑھکر کھیل کود کا زمانہ ہے اب وہ سیاہ دل لوگ جو حضرت مرزا صاحب کو مفتری کہتے ہیں۔ اس بات کا جواب دیں کہ اگر یہ افترا ہی ہے۔ تو یہ سچا جوش اس بچہ کو دلمیں کہاں سے آیا۔ جھوٹ تو ایک گند ہے پس اسکا اثر تو چاہئے تھا۔ کہ گندہ ہوتا۔ نہ کہ ایسا پاک اور نورانی جس کی نظیر ہی نہیں ملتی۔ اگر ایک انسان افترا ہی کرتا ہے تو اگرچہ وہ باہر کے لوگوں سے اس افترا کو چھپا بھی لے۔ مگر اپنے ہی بچوں سے جو ہر وقت اسکے ساتھ رہتے ہیں۔ چھپا نہیں سکتا۔ وہ اسکی ہر ایک حرکت و سکون کو دیکھتے ہیں۔ اور ہر ایک گفتگو کو سنتے ہیں ہر موقعہ اس کے خیالات کو ظاہر ہوتا ہوا دیکھتے ہیں"۔

ان الفاظ کے پڑھنے سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کی مثال بعینہٖ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی ہے۔ کہ انہوں نے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعریف کی۔ اور وقت پر مخالفت کی۔ کیا وہ قدیم غیرت جو غیر مبائعین کے دل میں تھی۔ اب بھی جوش میں آئیگی یا منافقوں کا ملجا و ماویٰ ہی بنے رہیں گے۔ وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن

جلسہ سالانہ کی خوشی میں حیرت انگیز رعایت

آریہ مذہب کی حقیقت۔ ہندو دھرم کی حقیقت۔ ست اپدیش۔ ایک آریہ کے چھ سوالوں کا جواب۔ مسلمانوں کے احسان سکھوں پر۔ سکھ اور مسلمان۔ تفسیر سورہ اخلاص۔ برکات اسلام قضیہ گائے۔ ہندو دھرم دسوراج۔ سکھ دھرم اور اذان۔ اذان کا گورمکھی ترجمہ۔ گوروکی بانی۔ ان تیرہ کتابوں کی قیمت۔ پانچروپیہ بارہ آنہ۔ رعایتی صرف دوروپے چودہ آنہ۔ ان میں بعض کتابیں بہت تھوڑی تعداد میں رہ گئی ہیں۔ چند روز تک نایاب ہو جائینگی۔ ایک ایک کتاب ہزارہا اوراق کی دیدہ ریزی کا نتیجہ۔ موقعہ کو غنیمت سمجھو۔

موتی سرمہ رجسٹرڈ۔ جو جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ ایک تولہ کے خریدار سے بجائے ... کے صرف دوروپے

اکسیر البدن رجسٹرڈ۔ جو جملہ جسمانی اور دماغی کمزوریوں کا ایک ہی علاج ہے بجائے پانچروپے کے صرف چار روپے۔

موتی دانت پوڈر رجسٹرڈ۔ جو جملہ عوارض دندان کا مسلمہ علاج ہے۔ بجائے ایک روپیہ کے بارہ آنہ

اکسیر معدہ۔ جو معدہ کی کل بیماریوں کے لئے بمنزلہ تریاق ہے۔ بجائے دو روپیہ کے ایک روپیہ دس آنہ

یہ رعایت صرف یکم جنوری تک رہیگی۔ اگر کتابوں کا سٹ ناپسند ہو۔ تو ایک ہفتہ تک واپس کردو۔ بشرطیکہ کوئی ورق خراب نہ ہوا ہو۔ اور اگر دوا فائدہ نہ کرے۔ تو حلفیہ شہادت پر اپنی قیمت واپس لو۔ اس سے بڑھ کر اور کیا تسلی ہو سکتی ہے۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

پتہ:۔ منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

(اشتہارات)

سندھ انجینئرنگ کالج سکھر (سندھ)

میں قلیل عرصہ میں اوورسیئر اور سب اوورسیئر کلاس کی نہایت اعلی التعلیم دیجاتی ہے۔ آج ہی پرنسپل صاحب سے پراسپکٹس طلب فرمایئے؟

تحائف پشاور

مشہدی لنگیاں اور پشاوری کلاہ

ہر قسم کی چھوٹی۔ بڑی مشہدی پشاوری لنگیاں اور مشہدی رومال۔ لیڈی سوٹ کے مشہدی قناویز۔ کلاہ پشاوری دیجاری ارزاں قیمت پر ذیل کے پتہ سے طلب فرماویں۔ مال پسند نہ آنے پر محصولڈاک کاٹکر قیمت واپس دی جائیگی۔ یا اسکے بدلے حسب منشا خریدار کو دوسری چیز دیجائیگی۔

المشتہر

میاں محمد غلام حیدر احمدی جنرل مرچنٹ بازار کریم پورہ پشاور شہر

کان کی تمام بیماریوں

نیٹ بہراپن۔ کم سننے۔ کان بچوں یا بڑوں کے بہنے۔ بھاری درد و ورم۔ زخم خشکی کھجلی۔ آوازیں ہونے وغیرہ پر صفحہ دنیا پر شہرہ آفاق اکسیر دوالیب اینڈ سنز یوپی بھیت کا روغن کرامات ہے جس پر ہزارہا انگریز اور ڈاکٹر لٹو ہیں۔ بصرہ۔ بغداد۔ ساؤتھ افریقہ وغیرہ تک جس کی خاص شہرت ہے فی شیشی عمہ ایک روپیہ چار آنہ۔ ملک ہند میں تین شیشی طلب کرنے پر محصولڈاک معاف۔ دھوکہ بازوں سے ہوشیار۔ اپنا پورا پتہ صاف لکھئے۔ ہمارا پتہ یہ ہے۔ بہراپن کی دوالیب اینڈ سنز پیلی بھیت یوپی

اندرون شہر زمین فروخت ہوتی ہے

ایک قطعہ اراضی سفید فروختنی ہے۔ رقبہ دس۔ گیارہ مرلہ (ایک مرلہ ۱۵×۱۵ فٹ کو کہتے ہیں) اندرون شہر بر لب بازار متصل مکانات سید محمد علی شاہ صاحب مرحوم رئیس۔ جو صاحب لینا چاہیں۔ بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کرلیں۔ اندرون شہر نرخ زمین علی العموم حسب موقعہ ایک سو سے ڈیڑھ سو روپیہ فی مرلہ ہے۔

خط و کتابت۔ ع۔ ق۔ معرفت اکمل قادیان

بار بار تجربہ کے بعد لوگ کیا تحریر فرماتے ہیں؟

"آپکی "عرق طحال" دو دفعہ منگائی۔ خدا کے فضل سے بڑی فائدہ مند ثابت ہوئی۔ براہ عنایت دو شیشی اور روانہ کریں"

(ڈاکٹر حسین غوث محمد صاحب) از شوہرہ اودھ

"آپکی "دوائی تلی" ہمیشہ فائدہ دیتی رہی ہے۔ اور میں جس جگہ ہوتا رہا ہوں منگاتا رہا ہوں۔ دو عدد شیشی اور روانہ کریں"

(مستری محمد الدین صاحب) از لاڑکانہ

"جو دو شیشیاں "عرق طحال" کی منگائی تھیں۔ مجھ کو بہت فائدہ کیا۔ دو شیشیاں اور روانہ کریں"

(سید ابن حسن صاحب) از بجنور

"میں نے آپکی دوائی "عرق نایاب تلی" کئی اشخاص پر آزمائی اللہ کے فضل سے سب کو صحت ہو گئی۔ واقعی آپکی دوائی اکسیر ہے"

(جناب شیخ محمد حسین صاحب اسسٹ جج چونیاں)

غیر یقینی دوائیوں کے بجائے آزمائی ہوئی مجرب دوائی سے فائدہ اٹھائیے قیمت فی شیشی (عہ) تین شیشی (عار) محصولڈاک بذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ:۔ حافظ غلام رسول سیڈیکل ہال نمبر ۳ وزیرآباد پنجاب

ماہ دسمبر کیلئے خاص رعایت

مجھ سے خرید کر فائدہ حاصل کریں

یسرنا القرآن کی طرز پر سب سے پہلی حمائل شریف زرد اور سفید کاغذ پر چھپی ہوئی میرے پاس ہے۔ میں نے اسکی قیمت صرف ماہ دسمبر کیلئے بجائے مبلغ عہ روپیہ کے صرف ایک روپیہ کردی ہے۔ حمائل نہایت عمدہ چھپی ہوئی ہے۔ کاغذ اعلے درجہ کا ہے بوڑھے بچے اس کو بخوبی پڑھ سکتے ہیں۔

(منشی) محمد ابراہیم قادیان

نہایت ہی باموقعہ اراضی برائے مکانات

ہائی سکول تعلیم الاسلام کے بالکل قریب اسی حصہ دار العلوم میں مسجد نور سے ایک منٹ کے راستہ پر ۴ کنال اراضی برائے مکانات قابل فروخت ہے۔ پورا رقبہ یا ایک ایک کنال کے حصے بھی دئے جاسکتے ہیں قیمت فی مرلہ بصورت ٹکڑہ جات ایک کنال ... مرلہ۔ اور کل رقبہ کے خریدار کو ... فی مرلہ کے حساب سے دیجاویگی قیمت کا فیصلہ شیخ یعقوب علی عرفانی ایڈیٹر الحکم کی معرفت کیا جاسکتا ہے

امتہ الحفیظ معرفت ایڈیٹر الحکم قادیان

(اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں کہ الفضل۔ ایڈیٹر)

۷۶

مُشاہداتِ عرفانی

(۱) سفر یورپ و بلاد اسلامیہ اور حجاز سے واپس آکر خدا تعالےٰ کے محض فضل و کرم سے مجھے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہم رکاب شملہ کا سفر پیش آگیا۔ وہاں کی خوش گوار مصروفیت نے مجھے موقعہ نہ دیا۔ کہ میں ان کثیر التعداد احباب کے خطوط کا جواب دوں۔ جنہوں نے اس لمبے سفر کی واپسی خصوصًا حج بیت اللہ کی سعادت کے حصول پر مبارک باد کے لکھے تھے۔ میں آج ان سب احباب کا معذرت کرتے ہوئے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور ان مخلصانہ جذبات اخوت کے لئے جزاہم اللہ احسن الجزاء کہتا ہوں۔

(۲) ان خطوط کے جواب میں جو الحکم اور تادیب کے اجراء کے متعلق آئے ہیں میں صرف اسقدر اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ کہ میری زندگی کا مقصد سلسلہ کی قلمی خدمت ہے۔ میں اسی میں جوان ہوا اور اسی میں بڈھا ہوا اور اسی میں مرنا چاہتا ہوں۔ میں ہر ممکن کوشش اپنے جاری کردہ اخبارات کے قائم اور زندہ کرنے پر مجبور ہوں۔ اس لئے میں الحکم کے قدیم سرپرستوں کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ

انشاء اللہ بہت جلد الحکم اور تادیب النساء جاری ہو جائینگے۔

لیکن یہ میری تنہا سعی پر موقوف نہیں۔ اسکے لئے ضرورت ہے۔ کہ جماعت مربیانہ ہاتھ بڑھائے۔ سفر یورپ کے بعد اخبار نویسی کا میرا مذاق اور معیار بہت اونچا ہو گیا ہے۔ اس لئے میں اس سوال پر بھی غور کر رہا ہوں۔ آیا الحکم ہفتہ وار شائع کروں یا ماہواری مجلہ کے طور پر۔ احباب بھی اپنی رائے سے مطلع فرمائیں۔ بہرحال انشاء اللہ جلد فیصلہ کر کے اعلان کر سکوں گا۔ اور خدا تعالےٰ نے توفیق دی تو

نئے سال کیساتھ الحکم اور تادیب شائع ہونے لگیں گے۔

الحکم کی عام سالانہ قیمت آیندہ بہرحال چھ روپیہ اور تادیب کی حسب معمول للعہ روپیہ ہوگی۔ الحکم اور تادیب کے خریدار ان کے ذمہ جو بقایا ہے۔ میں انہیں بھی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ از راہ کرم خود سالانہ جلسہ پر ادا کر دیں۔ یا جنوری میں میں بذریعہ وی پی وصول کرونگا۔

(۳) مندرجہ بالا ضروری امور کے بعد میں اب **مشاہدات عرفانی** کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ الفضل میں مشاہدات عرفانی کا سلسلہ بے حد پسند کیا گیا۔ اور میرے پاس بہت سے خطوط نہ صرف اس سلسلے کو جاری رکھنے کیواسطے پہنچے بلکہ بہتوں نے مجھے مشاہدات عرفانی کو کتابی صورت میں جلد سے جلد شائع کرنے کی تاکید کی۔ اسی طرح بیسیوں اخبار میں جو سلسلہ سیاحت عرفانی کا شائع ہو رہا تھا۔ اس کے لئے بھی پرائیویٹ اور پبلک تحریک کتابی صورت میں شائع کرنے کے لئے ہوئی۔ میں ایسے تمام قدردانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ان تمام تحریکات کی مخلصانہ عزت کرتے ہوئے میں نے

مشاہدات عرفانی

کو کتابی صورت میں شائع کرنیکا انتظام کر دیا ہے۔ اور اس سلسلہ میں خدا کا شکر ہے۔ کہ

جلد اوّل تیار ہو چکی ہے۔

جو انشاء اللہ جلسہ سالانہ پر شائع ہو سکے گی۔ اس وقت پریس میں جا چکی ہے۔ **مشاہدات عرفانی** کم از کم ہزار بارہ سو صفحہ کی کتاب ہوگی۔ اس لئے میں نے پسند کیا۔ کہ اسے تین چار جلدوں میں شائع کروں۔ یہ کتاب کیسی ہوگی۔ مجھے کچھ کہنا نہیں میں نے **جو کچھ دیکھا اور جس نظر سے دیکھا** اس کے اظہار کی کوشش کی ہے۔ آپ اس کی پہلی جلد پڑھیں۔ اگر آپ کو پسند نہ آئے تو واپس کر دیں۔ یہ میری سیاحت کا گویا روزنامچہ ہوگا۔ میں نے ارادہ کیا تھا۔ کہ مناسب موقعہ تصاویر دیدوں۔ یہ التزام میں اس جلد میں نہیں کر سکا۔ البتہ آیندہ انشاء اللہ یہ اہتمام ہو سکیگا۔ میں خصوصیت سے ہر احمدی سے یہ درخواست کرونگا۔ کہ وہ مشاہدات کو پڑھے۔ زندہ قوموں میں سیاحوں اور انکے سفر ناموں کی قومی قدر کی جاتی ہے۔ اس لئے کہ اس سے قوم میں اولو العزمی کی سپرٹ پیدا ہوتی ہے۔ اسلام نے تو سیر و سیاحت کے خاص اغراض مقرر کر کے اسے اسلامی تعلیم اور قومی اعمال میں داخل کر دیا ہے۔ اور اس پر جب تک عمل ہوا۔ اسلامی **فتوحات** کا سلسلہ وسیع ہوا۔ اور آج یورپی قوموں کو دیکھو۔ کہ

اس سلسلہ سیاحت نے انکو کہاں سے کہاں تک پہنچا دیا

احمدی قوم روحانی اور مذہبی طور پر دنیا کو فتح کرنا چاہتی ہے۔ اس لئے اس کو اس سلسلہ میں کس قدر واقفیت اور کوشش کی ضرورت ہے۔ خود غور کر دیں **مشاہدات عرفانی** اس مقصد کے لئے ایک غذا اور محرک ہوگی۔

بد قسمتی سے میں اس کی بہت بڑی اور کیا قابل ذکر تعداد بھی نہیں چھپوا سکا۔ بہت تھوڑی تعداد میں چھپائی گئی ہے۔ جو جلد درخواست کر کے منگوالیں۔ سالانہ جلسہ پر دفتر الحکم سے متعلق کتب خانہ سے ملیگی۔ قیمت فی جلد **دو روپیہ آٹھ آنہ** ہوگی اور محصول ڈاک اسکے سوا ہوگا۔ غلطی سے پہلے یہ اعلان ہوا تھا کہ یہ قیمت مع محصول ڈاک ہے۔

(۴) حضرت مسیح موعودؑ کی سیرۃ و شمائل کا جو سلسلہ میں نے شروع کیا تھا۔ اس میں دو جلدیں پہلے شائع ہو چکی ہیں۔ تیسری جلد اب شائع ہو رہی ہے مجھے اسکے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کون احمدی ہے جو اپنے آقا و مطاع کے شمائل و اخلاق سے لطف اٹھانا نہیں چاہتا۔ اور **ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے** ہر جلد کی قیمت ایک روپیہ چار آنہ ہے (لعہ) اور ہر سہ جلد کے خریدار اور اس سلسلہ سیرت کے مستقل خریدار سے تین روپیہ چار آنہ (سعہ) لئے جاویں گے۔ حضرت کے سوانح حیات موسوم بہ حیات النبی کی دو جلدیں پہلے شائع ہو چکی ہیں۔ ہر دو جلد کی قیمت **تین روپیہ ہے۔**

(۵) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کی سوانح عمریوں کا سلسلہ نہایت اہم اور ضروری ہے۔ آجتک اس سے تغافل کیا گیا ہے میں نے الحکم اور پھر الفضل میں مقدور بھر اس سلسلہ کو جاری رکھا لیکن اب میں نے ارادہ کیا ہے۔ کہ مستقل طور پر اس سلسلہ کو کتابی صورت میں جاری رکھا جاوے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں حیات ناصر یعنے حضرت میر ناصر نواب صاحب قبلہ رضی اللہ عنہ کے سوانح حیات کو ترتیب دیا گیا ہے۔ حضرت میر صاحب قبلہ کا مقام اور درجہ جو سلسلہ میں ہے وہ ظاہر ہے۔ لیکن ان کی قومی اور ملی خدمات ایسی ہیں۔ کہ میں نے تفاول کے طور پر سب سے پہلے انکے حالات زندگی کی اشاعت ضروری سمجھی۔ یہ کتاب بھی جلسہ پر انشاء اللہ تیار ملے گی۔ قیمت فی جلد **۱۰ / ہوگی۔**

(۶) میں احباب کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ ان کتب کی اشاعت میں پوری کوشش کریں۔ ایک اور رسالہ ہے جسکی طرف بھی میں توجہ دلاتا ہوں جسکو عزیز مکرم شیخ محمود احمد صاحب مجاہد مصری نے ترتیب دیا ہے۔ یہ رسالہ دراصل میرے ان مکتوبات کا ایک حصہ اور مجموعہ ہے۔ جو عزیز محمود احمد صاحب کو میں نے انکے قیام مصر کے زمانہ میں لکھے۔ یہ دراصل پرائیویٹ خطوط تھے۔ جو باپ نے بیٹے کو لکھے۔ مگر ان خطوط میں آپکو **تربیت اولاد** اور نظام سلسلہ کی اہمیت اور قدر کے متعلق بہت کچھ ملیگا۔ میں اپنے خطوط کے لحاظ سے نہیں۔ بلکہ ان خطوط کے **مضمون** اور موضوع کے لحاظ سے ہر احمدی باپ کے لئے ان کا پڑھنا ضروری سمجھتا ہوں۔ قیمت ۶ / فی جلد ہے (خاکسار عرفانی)

ان کتابوں کے لئے درخواست کرو دفتر الحکم قادیان۔

نظارت تجارت کا ضروری اعلان

آئے دن احباب کی طرف سے درخواستیں آتی رہتی ہیں۔ کہ ان کے پاس روپیہ ہے۔ جس سے وہ کوئی مفید تجارت شروع کرنا چاہتے ہیں۔ یا کسی چلتی ہوئی مخصوص تجارت میں روپیہ لگانا چاہتے ہیں۔ بعض دوست اپنے بچوں کے تاجرانہ مستقبل کے لئے معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ہم ایسے دوستوں کو اس اعلان کے ذریعہ مطلع کرنا چاہتے ہیں۔ کہ جلسہ سالانہ کے دوران میں ناظر تجارت کی طرف سے ایک دفتر کھولا جائے گا۔ جو ان کو مفید مشورہ دے گا۔ تمام دوست جو ہندوستان یا غیر ممالک کی تجارت کے متعلق یا خرید و فروخت کے متعلق کچھ دریافت کرنا چاہیں، وہ تشریف لائیں۔ محکمہ کے کارکن ان کی خدمت کے لئے ہر وقت طیار ہوں گے ؂

(صاحبزادہ) مرزا شریف احمدؐ ناظر تجارت قادیان

قادیان میں سکنی اراضی

قادیان کی نئی آبادی کے ہر دو محلہ جات یعنی محلہ دارالفضل و محلہ دارالرحمت میں قابل فروخت قطعات موجود ہیں۔ اور اب ایک نیا محلہ بنایا گیا ہے۔ جس کا نام محلہ دارالبرکات ہے۔ جو محلہ دارالفضل سے جنوب مشرق میں سڑک کھارا کی دوسری طرف واقعہ ہے۔ ان ہر سہ محلہ جات میں قیمت ایک ہی مقرر ہے یعنی بر لب سڑک کلاں [illegible] فی مرلہ اور اندر کی طرف بیس بیس فٹ اور دس دس فٹ کے راستوں پر [illegible] فی مرلہ ہے۔ ایک کنال کی پیمائش طول میں پچھتر فٹ اور عرض میں ساٹھ فٹ ہوتی ہے۔ اور اس کے دو طرف سے راستہ گذرتا ہے۔ چار کنال اکٹھی لینے والے کو چاروں طرف راستہ ہوگا۔ نیا محلہ دارالبرکات اس سمت میں واقعہ ہے۔ جس طرف ریلوے اسٹیشن کی تجویز ہے۔ گو ابھی تک اس کے متعلق آخری فیصلہ نہیں ہوا۔ مگر بہر حال جہت بہت عمدہ ہے۔ خواہشمند احباب خاکسار کے ساتھ خط و کتابت کریں۔ اور روپیہ بھجوانا ہو۔ تو خاکسار کے نام یا محاسب بیت المال قادیان کے نام بھجوایا جائے۔ یا جلسہ کے موقعہ پر اپنے ساتھ لیتے آئیں ؂

خاکسار مرزا بشیر احمدؐ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah
مشین سیویاں کی قیمتیں
حسب ذیل مقرر کی گئی ہیں
مشین سیویاں کلاں فی عدد (قطر ۲ انچ) صرف سات روپے آٹھ آنہ
مشین سیویاں خورد فی عدد (قطر ۱½ انچ) چار روپے آٹھ آنہ
مشین بادام روغن نوایجاد نکل شدہ فی عدد بائیس ۲۲ روپے
مشین بادام روغن درجہ دوم فی عدد بیس روپیہ
ملنے کا پتہ
ایم عبدالرشید اینڈ سنز سوداگران کشمیری احمدیہ بلڈنگ بٹالہ
(پنجاب)
مشین سیویاں کے متعلق خوشخبری
کتاب گھر قادیان میں
جلسہ پر آنیوالے احباب کی روحانی دعوت
جواہرات کوڑیوں کے مول
اب کی مرتبہ کتاب گھر کی تمام کتب نصف قیمت پر دی جائینگی جن کی مفصل فہرست جلسہ پر ہر ایک طالب کو مل سکے گی۔ مگر قیمت نقد وصول کی جائے گی۔
بقایا داران کتاب گھر
بھی کتاب گھر کی مالی مشکلات کا احساس کرتے ہوئے ادائیگی بقایا کی عملی نیت کر کے آویں
خاص الخاص رعایت
کتب آدھی قیمت پر
CLEARANCE SALE
سال رواں
کی دو نئی کتب میں بھی خاص رعایت
ہندو مسلم فسادات پر
حضرت فضل عمر سیدنا خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا وہ معرکۃ الآرا لیکچر جو مارچ ۱۹۲۷ء میں بریڈلا ہال لاہور میں ہوا جس میں ہندو مسلم اتحاد اور تحفظ حقوق مسلمانان پر زبردست لائل دئے گئے۔ قیمت اصلی ۸ رعایتی ۶
قرآن بطرز آسان
مترجم تحت اللفظ تقطیع کلاں
اللہ تعالیٰ کے محض فضل و کرم سے اس سال یہ کام بطرز احسن پایہ تکمیل کو پہنچ چکا ہے۔ لکھائی چھپائی اور جلد دیدہ زیب تقطیع نہایت موزوں۔ اصل قیمت مجلد چھ روپے مگر جلسہ پر پانچ روپے مجلد کپڑا سنہری کے اور تین یا تین سے زائد کے خریدار سے فی قرآن چار روپے آٹھ آنے (للعہ) لئے جاویں گے۔ جلسہ سے قبل منگانے والے احباب سے بھی یہی قیمت لی جاویگی۔
جو احباب خریدار بن چکے ہیں۔ وہ اگر جلسہ پر تشریف لانے والے نہ ہوں۔ تو ضرور اطلاع دیں۔ تاکہ ان کی انتظار نہ کی جائے۔ بلکہ بذریعہ وی پی بھیجی جائے
عقائد احمدیہ
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے ہی تمام عقائد لطیف پیرایہ میں مرتب کئے گئے ہیں مسئلہ توحید۔ نبوت۔ اسلام۔ قرآن و حدیث سنت وغیرہ کے متعلق مخالفین کے تمام اعتراضات کو اس طرح حل کیا گیا ہے۔ نہایت لطیف مجموعہ ہے۔ قیمت اصلی ۶ رعایتی ۴

فہرست رعایتی کتب خانہ قادیان

در ثمین معہ فوٹو قیمت ۱۲ مجلد ۱؍ رعایتی ۵؍

اسلامی اصول کی فلاسفی جسمیں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا فوٹو اور جس کے ساتھ حضرت خلیفہ اول رضؓ کی دو تقریریں اور فہرست کتب سلسلہ اور لکھائی چھپائی دیدہ زیب اور کاغذ اعلیٰ اصلی قیمت ۹؍ رعایتی ۸؍

کسر صلیب ہر دو حصہ یہ جناب میر محمد اسحٰق صاحب فاضل اجل کی تصنیف لطیف ہے۔ جو عیسائیوں کے لئے زبردست ٹریکٹ ہیں۔ قیمت ۱۲ رعایتی ۱۰؍

ابطال الوہیت مسیح یہ بھی ایک نو مسلم کا ٹریکٹ ہے۔ جو کہ جناب میر صاحب موصوف کی زیر نگرانی اور ناظر صاحب تالیف و اشاعت کے حکم سے چھاپا گیا ہے۔ قیمت ۲؍ رعایتی ۱؍

ویدوں کا سربستہ راز جناب مہاشہ فضل حسین صاحب کی تصنیف ہے۔ اس میں ویدوں کے متعلق خوب بحث کی گئی ہے۔ اور بڑے بڑے پوشیدہ راز طشت از بام کردئے ہیں۔ یہ دراصل دس ٹریکٹوں کا مجموعہ ہے۔ جسکو بڑے علماء و فضلا نے پسند کیا ہے۔ سلا سلایا اور سرورق رنگدار کاغذ اعلیٰ لگایا ہوا ہے۔ قیمت ۱۲؍

کیفیت وید جس میں واقعات اور دلائل کی رو سے بتلایا گیا ہے۔ کہ آریوں کا مسلمانوں کو وید کی دعوت دینا فضول اور عبث ہے۔ کیونکہ سچے مذہب کی نشانیاں اسمیں نہیں پائی جاتی ہیں۔

حمایل شریف مجلد یہ جیبی تختی کی حمایل ہے۔ اور نہایت خوشخط لکھائی چھپائی ہے۔ اور حروف ایسے الگ الگ ہیں۔ کہ بچہ بھی بخوبی پڑھ سکتا ہے۔ قیمت صرف ۱۲؍ مگر صرف جلسہ میں ۹؍

تحقیق عجیب یہ وہ زبردست اور چھوٹی سی کتاب ہے جس میں وفات مسیح اور صداقت مسیح موعودؑ کے متعلق بحث ہے۔ اور واقعی سمندر کو کوزہ میں بند کر دیا۔ کیونکہ کوئی مسئلہ باقی نہیں رہا۔ جو کہ اس میں درج نہ ہو۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہر خاص و عام میں خوب مشہور ہو گئی ہے۔ اور لطف یہ کہ جیبی تختی ہے۔ اور یہ غیر احمدیوں کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے قیمت ۱۲؍ مگر اور کتابوں کے ساتھ اسمیں بھی قدرے رعایت کی جاویگی۔

فلاسفر کے لطیفے اس کتاب میں جناب فلاسفر صاحب کا اصلی فوٹو بلاک سے بنوا کر لگوایا ہے۔ اور نہایت زبردست عمدہ اور پسندیدہ لطیفے جمع کئے گئے ہیں۔ اصلی قیمت ۲؍ ایک روپیہ کے ۱۳ عدد

بارہ نشان اس میں مولوی جلال الدین صاحب شمس مبلغ نے بارہ چوٹی کے اعتراضوں کے ایسے دنداں شکن جواب دئے ہیں۔ کہ جن کا جواب الجواب کسی کو سکت نہیں۔ مثلاً مرزا احمد بیگ کی پیشگوئی۔ لیکھرام۔ آتھم۔ ڈوئی۔ عمر حضرت مسیح موعودؑ۔ سرخی کے چھینٹے۔ جنگ عظیم۔ مولوی ثناء اللہ۔ ڈاکٹر عبد الحکیم۔ دلیپ سنگھ۔ طاعون۔ اپنی جماعت کی ترقی۔ الغرض ان بارہ پیشگوئیوں پر مدلل بحث کی گئی ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ حضرت اقدس اور مخالفوں کی تحریروں کا خلاصہ اپنے الفاظ سے نہیں بلکہ انہیں کے الفاظ سے دیا ہے۔ اور یہ ایسی خوبی ہے۔ کہ جو ہر ایک کو حاصل نہیں ہو سکتی۔ قیمت ۲؍ ایک روپے کے ۱۶

عظمۃ القرآن جس میں حضرت اقدس نے بتلایا ہے۔ کہ جس قدر خوبیاں و فضیلتیں قرآن کریم میں ہیں۔ اگر وید میں یا انجیل میں کوئی دکھلا دیوے۔ تو اس کو مبلغ پانصد روپیہ ملیگا۔ قیمت ۱؍ روپیہ کے ۳۲

راستبازوں کی پہچان کے نشان اس چھوٹے سے ٹریکٹ میں حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ نے جن بیس آیتوں سے حضرت نبی کریمؐ کی نبوت ثابت کی ہے۔ انہی بیس آیات سے حضرت مرزا صاحب کا نبی ہونا ثابت کیا ہے۔ ۲؍ کے سینکڑہ

قول فیصل یہ حکیم فضل دین صاحب کا ایک خط ہے۔ جو حضرت اقدس کی زندگی میں غیر مبایعین خیال کے آدمی کو لکھا تھا۔ قرآن کریم سے حضرت اقدس کا نبی ہونا ثابت کیا ہے۔ یہ ٹریکٹ غیر مبایعین کے لئے از حد مفید ہے۔ قیمت ۱۰؍ کے فی صد

نوٹ۔ پس احباب کو چاہیئے۔ کہ جہاں آپ بڑی بڑی دوکانوں سے کتابیں خریدیں وہاں مجھ غریب کو بھی یاد رکھیں۔ بلکہ اگر وہی کتاب مجھ سے خریدیں۔ تو اور بھی آپ کی مہربانی ہوگی۔

کتاب الصرف ۱۲؍ کتاب النحو ۸؍ بلقیس بیگم ۱۰؍ راوی کا بدلہ ۲؍ عجیب و غریب پتھر ۱؍ گلزار مدینہ ۱؍ سرسید کے اخلاقی مضامین ۵؍ فاروق اسلام ۲؍ شاہ جہاں بادشاہ ۱؍ انمول موتی ۱؍ تہذیب و شائستگی ۱؍ محبوب سبحانی ۲؍ جدید اردو کے دلچسپ مضامین ۴؍ فرائض مستورات ۱؍ اخلاق خاتون ۴؍ اتالیق ہر ایک نمبر ۴؍ تہذیب الاسلام ایک ہندو کی قلم سے ۲؍ مدینہ کی کھجور ۳؍ طلوع احمدیت المعروف سنہری نظم ۱؍ سلسلہ کے ایک کیل کی نظم ہے۔ سلک مروارید ہر دو حصہ ۱؍

مکتوبات امام خلیفہ اول و اعظم کے نام۔ اسمیں تمام وہ خطوط درج ہیں جو حضرت مسیح موعودؑ نے حضرت خلیفۃ المسیح اول کے نام ارسال فرمائے ہیں قیمت ۱؍ ۱۲ کے ۲۱ عدد آریہ پنتھ کا فوٹو ۱؍ رشین گن ۱؍ تار پیڈو ۱؍ صاعقہ ذوالجلال ۱؍ انیسویں صدی کا مہرشی ۱؍ ازالہ الشکوک ۱؍ نسیم دعوت ۶؍ صداقت اسلام ۱؍ لیکچر سیالکوٹ ۱؍ لیکچر لاہور ۲؍ النبوۃ فی الالہام ۱؍ النبوۃ فی الاحادیث ۶؍ اسلام اور گرنتھ ۱؍ ترجمہ انگریزی ۴؍ علماء زمانہ ہر حصہ ۱؍ عبرت ۸؍ نماز مترجم ۱؍ کشتی نوح ۶؍ الواح الہدیٰ مجلد ۱؍ اخلاق محمدی ۱؍ وفات عیسیٰ ۱؍ امامت خلافت ۱؍ نیزہ احمدی ۳؍ دربار مہدی ۳؍ جنڈری ۱؍ مسیح دی چٹھی ۱؍ حق دا آوازہ ۱؍ اسلامی شادی ۲؍ شہادت مولوی نعمت اللہ خانصاحب ۲؍ اقبال مہدی ۱؍ کفر توڑ ۲؍ ڈھنڈورہ احمدی ۲؍ کافی دلپذیر ۱؍ شدھی ۱؍ مرزا صاحب مہدی ۲؍ روحانی چرخہ ۱؍ گوربچن ۱؍ گھڑیال احمدی ۱؍ منارۃ المسیح ۱؍ چٹھی مہدی دی ۱؍ گلدستہ احمدی ۱؍ پنجابی گیت

جو شخص یکمشت دس روپے کے خریدیں گے ان کو چار روپے میں دئے جائیں گے۔

ملنے کا پتہ

محمد عنایت اللہ تاجر کتب و مالک نصیر بک ایجنسی و منیجر رعایتی کتب خانہ قادیان پنجاب

(اشتہارات)

قرآن پڑھنا آسان ہوگیا!

اگر آپ کو مندرجہ ذیل قسم کے قاعدے - قرآن مترجم و غیر مترجم - حمائلیں باترجمہ و بے ترجمہ درکار ہوں - تو پھر اپنے **قومی کتب خانہ** (بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان) سے خرید یئے تاکہ قومی سرمایہ میں ترقی ہو - اور اسی روپیہ سے تبلیغ کے لئے اور بھی ضروری کتابیں چھپوائی جاسکیں

نمبر شمار	نام کتب	قیمت
۱	قاعدہ یسرنا القرآن حصہ اول	ا؍
۲	قاعدہ یسرنا القرآن حصہ دوم	۵؍
۳	قرآن مجید بطرز یسرنا القرآن مجلد	ے
۴	حمائل شریف بطرز یسرنا القرآن بلا جلد	عسہ
۵	قرآن شریف مترجم بطرز یسرنا القرآن	صہ
۶	حمائل شریف مترجم سید سرور شاہ صاحب	ہیر
۷	حمائل شریف مترجم حافظ روشن علی صاحب	ہیر
۸	پارہ اول بطرز یسرنا القرآن	ا؍
۹	پارہ دوم بطرز یسرنا القرآن	ا؍
۱۰	پارہ سوم بطرز یسرنا القرآن	ا؍
۱۱	پارہ تیسواں بطرز یسرنا القرآن	ا؍
۱۲	پارہ اول مترجم بطرز یسرنا القرآن	۳؍
۱۳	اسباق القرآن حصہ اول - دوم - سوم	[illegible]

ملنے کا پتہ

بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان

نوٹ: [illegible] پیسے والوں کو [illegible]

احباب یاد رکھیں!

(امسال جلسہ کے موقعہ پر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان کی طرف سے مندرجہ ذیل کتابیں شائع ہوں گی)

لیکچر شملہ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح نے مسلمانوں کو ملک میں خوشحال اور باعزت رہنے کے گر بتلائے ہیں۔ زیر طبع ہے۔ جلسہ سالانہ پر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان سے ملیگی

تواریخ مسجد فضل لنڈن اس میں احمدیہ مشن لنڈن اور مسجد فضل لنڈن کے مکمل اور مفصل حالات و واقعات قلمبند کئے گئے ہیں۔ بڑی تختی۔ حجم ۱۰۰ صفحہ - ۳۲ شاندار فوٹو۔ سنہری جلد۔ یہ بھی جلسہ کے موقعہ پر بک ڈپو سے ملے گی۔

ہمارا خدا اس میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے ہستی باری تعالیٰ کے متعلق نہایت جامع بحث کی ہے۔ جو ہر ایک خدا پرست کو پڑھنی چاہیئے۔ حجم تقریباً اڑھائی سو صفحہ۔ جلسہ سالانہ پر شائع ہوگی۔ اور بکڈپو سے ملے گی۔

سیرت المہدی حصہ دوم مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے - اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات زندگی عینی شاہدوں کی زبانی جمع کئے گئے ہیں۔ یہ بھی بکڈپو سے جلسہ پر ہی ملے گی۔

جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات اس میں ان تمام اسلامی خدمات کا دلآویز پیرایہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ جو آج تک سلسلہ کی طرف سے ظہور میں آئیں۔ نہایت عجیب کتاب ہے۔ یہ بھی بکڈپو جلسہ پر شائع کریگا۔

اسباق القرآن حصہ سوم مصنفہ سید ولی اللہ شاہ صاحب بغیر استاد کی مدد کے قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنے کے خواہشمند اس کو ضرور خریدیں۔ زیر طبع ہے۔ جلسہ کے موقعہ احباب بکڈپو سے آکر خریدیں۔

بہاء اللہ کے دعوےٰ مسیحیت کی حقیقت اس میں مولوی فضل الدین صاحب وکیل نے بہائیوں کی مستند کتابوں کے حوالوں سے معاملہ کی اصل حقیقت واضح کردی ہے۔ جو قابل دید و مطالعہ ہے۔ جلسہ پر تشریف لاکر بکڈپو سے خریدیئے

تردید اصول علم دس بالکل نئے ٹریکٹوں کا مجموعہ جس میں نہایت سنجیدگی اور معقولیت کیساتھ دید وں کا غیر الہامی ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ حجم ۱۶۰ صفحہ قیمت صرف [illegible]

یہ اور انکے علاوہ دیگر تمام نئی اور پرانی کتابیں احباب اپنے قومی کتب خانہ بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان سے طلب فرمائیں۔

منیجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان

ضرورت نکاح

ڈیرہ غازیخاں کے ایک مخلص احمدی کے لئے جو ذات کا پٹھان عمر قریباً ۴۲ سال ۱۷۵ روپیہ ماہوار پر معزز سرکاری ملازم ہے رشتہ مطلوب ہے۔ پہلی بیوی فوت ہوچکی ہے۔ جس سے دو لڑکیاں اور ایک لڑکا ہے۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

حکیم عبد الخالق ریڈر عدالت سب جج صاحب ڈیرہ غازیخان

فروخت مکان

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کے ہمسائیگی عین آبادی محلہ دارالرحمت میں مکان فروخت ہوتا ہے۔ اندر باہر پختہ۔ دو کوٹھڑیاں درمیان میں دالان (۱۸ فٹ لمبا ۱۲ فٹ عرض) ایک باورچی خانہ۔ سیڑھی پختہ۔ کل رقبہ ایک کنال صحن میں ثمردار درخت چار دیواری پختہ ایک طرف بڑا بازار ایک طرف گلی۔ خط و کتابت

بنام **اللہ دتا گجراتی محلہ دارالرحمت قادیان**

موقعہ کی زمین

محلہ دارالفضل شرقی متصل کوٹھی حضرت میاں شریف احمد صاحب عین آبادی کے اندر ایک کنال زمین فروخت ہوتی ہے خط و کتابت و تصفیہ نرخ بنام **ا - ب معرفت اکمل قادیان**

ضرورت ہے۔

ایسے مڈل وانٹرنس طلباء کی جو ریلوے و محکمہ نہر وغیرہ میں ملازمت کرنے کے خواہشمند ہوں۔ مفصل حالات دو آنہ کا ٹکٹ بھیجکر معلوم کریں۔

سنٹرل ٹیلیگراف کالج نئی سڑک دہلی

جگہ قابل فروخت

جگہ ۱۷ مرلہ ہے۔ اور شہر میں جانب شمالی بر لب سڑک واقعہ ہے اور قیمت تخمیناً ۶۵ روپیہ فی مرلہ ہوگی۔ خط و کتابت یا دریافت طلب امور کے لئے **عمر الدین مبارک منزل قادیان** کو لکھیں۔

احمدیہ سٹور کی دوکانات قابل فروخت

احمدیہ سٹور قادیان کی عمارت کا حصہ شمالی اور مشرقی مشتمل بر مکانات و دوکانات جو کرایہ پر چڑھائے ہوئے ہیں قابل فروخت ہے۔ جو صاحب خریدار ہوں۔ وہ خود سٹور سے نقشہ اس جائداد کا لے کر جو جگہ خریدنا مطلوب ہو۔ خرید فرما سکتے ہیں۔

المشتہر **شیخ محمد منیجر سٹور [illegible]**

شاہ کابل کی بمبئی میں مصروفیتیں!

بمبئی ۱۶ دسمبر۔ جامع مسجد میں پچاس ہزار آدمیوں کا مجمع تھا۔ نمازیوں کی درخواست پر ہز مجسٹی نے خطبہ سنایا جس کا موضوع دوسرے مذاہب سے رواداری کا برتاؤ کرنے کے متعلق تھا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ کہ ہندوستان کے مسلمانوں کیلئے سخت شرم کی بات ہے۔ کہ وہ مسئلہ گاؤکشی کے متعلق بھی ہندوؤں کے جذبات کا احترام نہیں کر سکتے۔ بعد دوپہر بلدیہ بمبئی کا سپاسنامہ پیش ہوا۔ ہز مجسٹی نے اس سپاسنامہ کا جواب فارسی زبان میں دیا۔ اور فرمایا کہ مخلصانہ خیر مقدم کے اظہار نے میرے دل پر اثر کیا ہے۔ جب سے میں نے سرزمین ہندوستان پر قدم رکھا ہے ہر جگہ اخلاص اور محبت کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور میں اس سرگرمی اور جوش و خروش کے نظارے کو جو میں نے دیکھا کبھی فراموش نہ کروں گا۔ اس کے بعد اعلیٰ حضرت نے تاکید فرمائی کہ فرقہ وار اختلافات کو ترک کر دو۔ مندر میں پوجا کرو یا مسجد میں عبادت یا گرجے میں دعا۔ لیکن پھر بھی تم بھائیوں کی طرح زندگی بسر کر سکتے ہو۔

بمبئی ۱۷ دسمبر۔ اعلیٰ حضرت شہریار افغانستان کے حضور میں آج گورنمنٹ ہاؤس کے اندر تین سپاسنامے پیش کئے گئے۔ ایک سپاسنامہ ایرانیوں اور پارسیوں کی طرف سے مشترکہ طور پر پیش کیا گیا۔ دوسرا وفد جسے باریابی حاصل ہوئی مسلم سٹوڈنٹس یونین کا وفد تھا۔ اس کے سپاسنامہ کے جواب میں اعلیٰ حضرت نے عورتوں کی تعلیم پر زور دیا۔ تیسرا وفد ان افغانوں کی طرف سے تھا۔ جو ہندوستان میں مقیم ہو چکے ہیں۔ اس سپاسنامہ میں اعلیٰ حضرت کی مذہبی رواداری کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اعلیٰ حضرت نے انہیں تاکید کی۔ کہ وہ ہندوؤں کے ساتھ دوستانہ طور پر رہیں۔ اور آپ تمام مسلمانوں بلکہ تمام ہندوستانیوں کے لئے بحیثیت قوم تصور کیا کریں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ افغانستان مذہبی رواداری میں کسی ملک سے پیچھے نہیں۔ اور جاہل ملاؤں کا اثر روز بروز کم ہو رہا ہے۔

بمبئی ۱۸ دسمبر۔ آج بعد دوپہر جب اعلیٰ حضرت شاہ افغانستان گھوڑ دوڑ میں سرکاری جاہ و جلال کے ہمراہ تشریف لے گئے۔ تو وہاں اس قدر مجمع تھا جس کی نظیر کورس کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ ہز مجسٹی نے شیو برت گھوڑے کے بازی لیجانے پر مہاراجہ کولہا پور کے پرائیویٹ سیکرٹری کو ارون کپ عطا کیا۔ اور یورٹ سے گھوڑے کے جیتنے پر اس کے مالک مسٹر ایکو کابل کپ عنایت کیا۔ اور شاہی جلوس کے ہمراہ رخصت ہو گئے۔ اس کے بعد اعلیٰ حضرت گورنر بمبئی کی معیت میں اور علیا حضرت لیڈی ارون کے ہمراہ موٹر کار میں باب الہند پر تشریف لے گئے۔ گارڈ آف آنر کا معائنہ کرنے کے بعد ہز مجسٹی نے لیڈی ارون اور گورنر کو رخصت کیا۔ اور خود موٹر کشتی پر سوار ہو گئے۔ اور جہاز راجپوتانہ کو تشریف لے گئے۔ جہاز راجپوتانہ کا ایک حصہ اعلیٰ حضرت بادشاہ غازی اور علیا حضرت ملکہ معظمہ کے استعمال کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔ جہاز باب الہند کے مقابل کھڑا تھا۔

صیغہ طبع و اشاعت قادیان

صدر انجمن احمدیہ کے مفصلہ ذیل اخبارات صیغہ طبع و اشاعت میں شایع ہوتے ہیں!

الفضل

ہفتہ میں دوبار۔ قیمت سالانہ آٹھ روپے (عہ)

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مشہور و معروف آرگن جس میں نہ صرف احمدی جماعت کی بلکہ تمام مسلمانوں کی صحیح رہنمائی کی جاتی ہے۔ اور حضرت امام کے خطبات و تقاریر و درس قرآن کے نوٹ شائع ہوتے ہیں۔

احمدیہ گزٹ

مہینے میں ایک بار۔ قیمت سالانہ ایک روپیہ (عہ)

صدر انجمن احمدیہ کے تمام صیغوں کی رپورٹ اور اعلانات و ہدایات

اردو ریویو آف ریلیجنز

ماہوار۔ قیمت سالانہ تین روپے (سے) طلباء کے لئے اڑھائی روپے (للعہ)

اسلام و احمدیت کی تائید اور غیر مذاہب کی تردید میں ٹھوس علمی مضامین شائع ہوتے ہیں۔

انگریزی ریویو

ماہوار۔ قیمت سالانہ سات روپے (عہ) طلباء کے لئے نصف (عہ)

لندن سے یورپ کی رہنمائی کے لئے شائع ہوتا ہے۔

مصباح

مہینے میں دوبار۔ اڑھائی روپے (للعہ)

خواتین کا اخبار جس میں عورتوں کی اصلاح و بہبودی کے مضامین نکلتے ہیں۔

سن رائز

مہینے میں دوبار۔ دو روپے۔ طلباء کے لئے ایک روپیہ (عہ)

انگریزی اخبار ہر فرقہ کے مسلمان نوجوانوں کو اسلام پر مضبوط اور غیر مذاہب کے حملوں کی روک کیلئے تیار کرتا ہے۔

ان تمام اخبارات و رسالجات کو خود خریدنا۔ ان کی توسیع اشاعت میں حصہ لینا ہر احمدی کا قومی فرض ہے۔ امید ہے۔ کہ ہمارے احباب کرام اپنے اپنے علاقوں سے ہمارے لئے نئے خریداروں کا تحفہ لائیں گے۔ اور اگر اب تک خود خریدار نہیں تو خریدار بن جائیں گے۔

۱:۔ دفتر طبع و اشاعت ایام جلسہ میں صبح نماز فجر کے بعد دس بجے تک اور پھر جلسہ برخواست ہونے پر رات ۹ بجے تک کھلا رہا کرے گا۔ اور اس کے بعد اور پہلے صبح سے شام تک۔ پس احباب کرام اپنے بقایا صاف کریں۔ اور آئندہ سال کیلئے پیشگی رقوم داخل فرمائیں۔ محرر متعلقہ سے رسید حاصل کریں۔ ۲:۔ بعض دوستوں کو پہلے رسنگ نمبروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ سٹور سے پہلے مختلف نمبروں کا نکالنا کر دینا ان ایام میں سخت دشوار ہے۔ پس تحریری یادداشت چھوڑ جائیں۔ جلسہ کے بعد تعمیل کر دی جائے گی۔

(عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)